REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۴ — شمارہ ۱۰

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن۔

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان — ۱۴۳۵۱۶

۷ شوال ۱۴۱۵ ہجری ۔ ۹ امان ۱۳۷۴ ہش ۔ ۹ مارچ ۱۹۹۵ء

اخبارِ احمدیہ

لنڈن ۲۷ فروری (ایم۔ ٹی۔ اے) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور روزانہ پانچ بجے درس القرآن ارشاد فرما رہے ہیں۔ اس وقت سورۃ آلِ عمران کے آخری رکوع کی تفسیر جاری ہے۔ حضور انور نے دورانِ تفسیر احمدی سائنسدانوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنی تحقیقات کو ذکرِ الٰہی سے تقویت بخشیں تب ہی وہ حقیقی اولو الالباب کہلا سکتے ہیں۔ اور ان کی تحقیقات مثبت و بنی نوع انسان کے لئے مفید ہو سکتی ہیں۔ احبابِ جماعت حضور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

نماز میں لذّت نہ حاصل ہونے کی وجہ

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"مجھے اور بھی افسوس ہوتا ہے کہ جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ صرف اس لئے نمازیں پڑھتے ہیں کہ وہ دُنیا میں معتبر اور قابلِ عزّت سمجھے جائیں۔ اور پھر اس نماز سے یہ بات ان کو حاصل بھی ہو جاتی ہے۔ یعنی وہ نمازی اور پرہیزگار کہلاتے ہیں۔ پھر کیوں ان کو یہ کہا جانے والا غم نہیں لگتا کہ جب جھوٹ موٹ اور بے دلی کی نماز سے اُن کو یہ مرتبہ حاصل ہو سکتا ہے (تو کیا مخلص) بننے سے اُن کو عزّت نہ ملے گی اور کیسی عزّت ملے گی۔

غرض میں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سُست اسی لئے ہوتے ہیں کہ ان کو اس لذّت اور سُرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے۔ اور بڑی بھاری وجہ کسل کی یہی ہے۔ پھر شہروں اور گاؤں میں تو اور بھی سُستی اور غفلت ہوتی ہے۔ سو پچاسواں حصّہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبّت سے اپنے مولا حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتے۔ پھر سوال یہی ہوتا ہے کہ کیوں اُن کو اس لذّت کی اطلاع نہیں اور نہ کبھی اس مزے کو انہوں نے چکھا۔ اور مذاہب میں ایسے احکام نہیں ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں مبتلاء ہوتے ہیں۔ اور مؤذن اذان دے دیتا ہے۔ پھر وہ سُننا بھی نہیں چاہتے۔ گویا ان کے دل دُکھتے ہیں۔ یہ لوگ بہت ہی قابلِ رحم ہیں۔ بعض لوگ یہاں بھی ایسے ہیں کہ اُن کی دکانیں دیکھو تو مسجد کے نیچے ہیں مگر کبھی جا کر کھڑے بھی تو نہیں ہوتے۔

پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دُعا مانگنی چاہیئے کہ جس طرح اور پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذّتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزا چکھا دے کھایا ہوا یاد رہتا ہے ...... ہاں اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کچھ یاد نہیں رہتا۔ اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اُٹھ کر سردی میں وضو کر کے خوابِ راحت چھوڑ کر اور کئی قسم کی آسائشوں کو چھوڑ کر پڑھنی پڑتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اسے بیزاری ہے وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اُس لذّت اور راحت سے جو نماز میں ہے اس کو اطلاع نہیں ہے۔ پھر نماز میں لذّت کیونکر حاصل ہو۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۶-۷ طبع جدید)

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۴ فروری ۱۹۹۵ء بمقام مسجد فضل لنڈن

انگلستان میں وسیع ترین مرکزی مسجد کی تعمیر کیلئے ۵ لاکھ پاؤنڈ کی بابرکت تحریک

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اور اہلِ خاندان کی طرف سے پچاس ہزار پاؤنڈ کا وعدہ لکھوایا

> بعض علوم ہیں اُخدا آسمان سے میرے دل پر اُتارتا ہے۔ بعض دفعہ خطبے کیلئے کھڑا ہوتا ہوں جبکہ ذہن بالکل خالی ہوتا ہے کہ جیسے اچانک چابی سے کوئی دروازہ کھول دیتا ہے اللہ مجھ پر علوم نازل فرماتا ہے

از سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج بہت انتظار کے بعد پھر وہ مبارک جمعہ کا دن آپہنچا ہے جسے رمضان مبارک میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ بعض لوگ تو اسے جمعۃ الوداع اس لئے سمجھتے ہیں کہ وہ رمضان کے بعد گویا عبادات کو الوداع کہنے کے لئے آتے ہیں۔ حالانکہ یہ جمعہ تو ایک لحاظ سے آنے والوں کا استقبال کرنے آتا ہے تاکہ ہمیشہ کے لئے آپ کو اللہ کے گھر سے منسلک کر دے۔ پس ہمیشہ کے لئے مساجد کے لئے ہو رہنے کا پیغام جمعۃ الوداع ہر مسلمان کو دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا عید آنے والی ہے۔ اس دن خصوصیت سے میں تمام جماعتوں کو پھر متوجہ کرتا ہوں کہ عید کی صبح کی نماز کی حاضری، دراصل وہ میزان ہے جس سے آپ کا ایمان تولا جائے گا۔ یا جو کچھ آپ نے رمضان میں کمایا ہے وہ عید کے دن فجر کی نماز میں تولا جائے گا۔ وہ لوگ جو رمضان میں تہجد پڑھتے رہیں اور عید کے دن فجر کی نماز میں ان کی مسجدیں ویران ہوں تو یہ بہت بڑی بدبختی کی بات ہوگی۔ پس میں تمام دنیا کی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ عید کے دن صبح کی نماز کی حاضری بالکل اُسی طرح ہونی چاہیئے جیسے رمضان کے مہینہ میں فجر کی نماز میں حاضری رہی۔

حضور نے فرمایا مسجد فضل کافی عرصہ سے چھوٹی ہو چکی ہے۔ اور ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ اس مسجد کو بڑھایا جائے۔ حضور نے فرمایا توسیعِ مسجد کا جماعت کی توسیع سے گہرا تعلق ہے۔ اس لحاظ سے کُل عالم کی جماعتوں کے لئے تحریک ہے کہ وہ مساجد کی تعمیر کرنے اور مساجد کی توسیع کرنے کی مہم شروع کریں۔ اور جتنی توفیق ہے اسی طرح کریں۔

حضور نے فرمایا انگلستان میں ایک بہت بڑی مسجد کی ضرورت ہے۔ اس وقت کم از کم ایسی مسجد کی ضرورت ہے جہاں مرکزی

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

آیۃ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۹ر امان ۱۳۷۴ ہش

توہینِ رسالت کی ہلچل اور مصیبتوں کی دلدل

گذشتہ ماہ پاکستان کی ایک عدالت نے فیصلے کے ذریعہ موضع رتا دھوتراں تزد لاہور کے دو عیسائی باشندوں رمنت مسیح اور سلامت مسیح کو توہینِ رسالت بل کے تحت سزائے موت سنائی گئی ہے۔ پاکستان میں توہینِ رسالت قانون کے تحت موت کی سزا سنا دینا اب ایک عام بات بنتی جا رہی ہے۔ سرکاری ملاں یا اثر و رسوخ رکھنے والے لوگ جب بھی اقلیتوں سے بدلہ لینا چاہتے ہیں انہیں اس قانون کے تحت گھسیٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سچ پوچھئے تو یہ قانون بنا تو دراصل احمدیوں کے لئے ہی تھا اور شروع سے ہی ہر طرح سے پاکستان میں احمدیوں کو نقصان پہنچانے کی کوششیں جاری ہیں۔ سب سے پہلے ۱۹۷۴ء میں قانون میں ترمیم کی گئی جس کے تحت کوئی ایسا شخص پاکستانی صدر یا وزیرِ اعظم نہیں بن سکتا جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت پر ایمان نہیں لاتا۔ اور چونکہ ان کے نزدیک احمدی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت پر ایمان نہیں رکھتے اس لئے اس قانون کو بنا کر انہوں نے کسی بھی احمدی کے پاکستان کا صدر یا وزیرِ اعظم بننے پر روک لگا دی کیونکہ انہیں شک تھا کہ اگر انہوں نے ایسا کوئی قانون نہیں بنایا تو ضرور ایک نہ ایک دن احمدی پاکستان کا صدر یا وزیرِ اعظم بن سکے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ احمدی تو ان لوگوں سے بڑھ کر سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت پر ایمان لاتے ہیں بلکہ شرائطِ بیعت کی ایک شق کی روشنی میں کوئی شخص اس وقت تک احمدی کہلا نہیں سکتا جب تک وہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ سمجھے۔ ہاں صرف اتنی سی بات ہے کہ احمدی ختمِ نبوت کی اس تشریح کو نہیں مانتے جو یہ اپنی طرف سے بنا کر قرآنِ مجید کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

دوسرا بڑا نقصان احمدیوں کو یہ پہنچایا گیا کہ انہیں غیر مسلم قرار دے کر اقلیت بنا کر اور دینی احکامات سے جبراً روک کر ضیاء الحق نے ۱۹۸۶ء میں توہینِ رسالت بل بنایا، تاکہ توہینِ رسالت کے جھوٹے الزامات لگا کر احمدیوں کو بآسانی تہِ تیغ کیا جا سکے۔ حالانکہ ہر احمدی دل و جان سے اپنے پیارے آقا سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کرتا اور اس عشق کی خاطر اپنی جان تک کا نذرانہ دینا باعثِ فخر سمجھتا ہے۔ ہر احمدی کا یہ نعرہ ہے کہ ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

چنانچہ ۱۹۸۶ء سے لے کر اب تک توہینِ رسالت کے بہانے بنا بنا کر سوا صد سے زائد احمدیوں کو جیلوں میں بند کیا جا چکا ہے۔ اور کئی سالوں سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ توہینِ رسالت بل کے تحت پکڑنے کی شروعات احمدیوں سے ہوئی۔ اور اب نمبر آیا ہے عیسائیوں کا۔ ان کے بعد شیعہ اور بعض دیگر مسلم فرقے بھی تیار رہیں۔ جی ہاں! وہی سب جنہوں نے ۱۹۷۴ء میں سنیوں اور دیوبندیوں کے ساتھ مل کر احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس سے پہلے معصوم احمدی جب توہینِ رسالت بل کے تحت پکڑے گئے اور اب بھی بلاوجہ پکڑے جا رہے ہیں تو پاکستان کی کسی تنظیم نے، دنیا کے کسی ملک نے ان معصوموں پر ڈھائے جانے والے مظالم کے خلاف آواز نہیں اٹھائی۔ اِکّا دُکّا اخبارات میں خبریں کسی طور پر آتا رہا ہے۔ لیکن آج جبکہ پاکستان میں دو عیسائیوں کو اس بل کے تحت سزائے موت سنائی گئی ہے تو برِّ صغیر سے لے کر یورپ تک کے اخبارات، عیسائی ممالک اور دیگر تنظیمیں پاکستان کے اس قانون کی دل کھول کر مذمت کر رہی ہیں۔ حتیٰ کہ وزیرِ اعظم بے نظیر بھٹو کو بھی کہنا پڑا کہ عدلیہ نے غلط طور پر ایسا فیصلہ دیا ہے۔ اسلام توہینِ رسالت کی کوئی سزا نہیں دیتا۔ اس پر پاکستان کے ملاؤں نے وزیرِ اعظم کے خلاف توہینِ عدالت کا مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آج مغربی آقاؤں کے ڈر سے اسلام کی یہ تعلیم کیوں یاد آ گئی ہے۔ اور اس سے پہلے کیوں یاد نہیں آئی۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کا کوئی بھی وزیرِ اعظم مغربی آقاؤں کی خوشنودی پر ان ملاؤں کی خوشنودی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ بی۔ بی۔ سی کے ایک نشریہ ۲۲/۲/۹۵ کے مطابق امام فضل الحق کو جس نے مذکورہ عیسائیوں کے خلاف مقدمہ دائر کیا ہے مقدمہ واپس لینے کے لئے خفیہ طور پر دھمکیاں بھی ملنی شروع ہو گئی ہیں[1]۔

حیرت یہ ہے کہ جب تک احمدیوں کا معاملہ رہا احمدیوں کی حد تک پاکستان کے صدور ضیاء الحق۔ غلام اسحٰق خان اور وزرائے اعظم نواز شریف اور بے نظیر بھٹو ملاؤں کو خوش کرتے رہے۔ اور جب پتہ چلا ہے کہ بیرونی دباؤ بڑھ رہا ہے اور یہ کہ یہ آگ یہاں ٹھہرنے والی نہیں۔ دیگر مسلم فرقے شیعہ وغیرہ بھی اس کی لپیٹ میں آئیں گے تو فوراً یاد آ گیا کہ اسلام کے تحت توہینِ رسالت کی سزا موت نہیں۔ سنا گیا ہے موجودہ وزیرِ اعظم کی ماں اور شوہر شیعہ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اب وہ دن دور نہیں کہ اس قانون کے تحت عیسائیوں کے بعد دیگر مسلم فرقوں اور ہندوؤں کا بھی نمبر آنے والا ہے۔ پاکستان اور بیرونِ پاکستان عیسائی تنظیموں نے اس کے خلاف شدید ردِ عمل دکھایا ہے یہاں تک کہ غیر ممالک میں مقیم پاکستانی عیسائیوں نے پاکستان کے اندر عیسائیوں کے لئے ایک الگ سٹیٹ "تماکستان" قائم کئے جانے کی مانگ رکھ دی ہے (روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۲۰ر فروری ۱۹۹۵ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلے سے ہی پورے پاکستان میں لگنے والی اس آگ کو محسوس فرما کر ۱۹۹۴ء کے جلسہ سالانہ لندن کے موقع پر تفصیل سے سمجھایا تھا کہ اسلام کی صحیح تعلیم کی روشنی میں توہینِ رسالت کی سزا ہرگز قتل نہیں۔ خود سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی توہین کرنے والوں کو جن میں عبد اللہ بن اُبی بن سلول جیسے منافق و معاند بھی شامل تھے، سزائے موت نہیں دی۔ پھر چودہ سو سال بعد پیدا ہونے والے آج کے مولویوں کو اس سزا کا خیال کہاں سے آ گیا؟

حقیقت یہ ہے کہ آج کے مولویوں کا کوئی بھی کام رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے اسوہ کے مطابق نہیں۔

- کب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ نے "توہینِ رسالت" بل بنایا؟
- کب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ نے "سپاہِ صحابہ" بنائی؟
- کب اس دور میں سپاہِ صحابہ اور سپاہِ محمد آپس میں لڑتے تھے؟
- کب "تحفظِ ختمِ نبوت" کے ادارے بنے؟ جبکہ آپؐ کے زمانہ میں بھی بعض جھوٹے نبی پیدا ہو چکے تھے۔
- کب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "امیرِ شریعت" جیسے عہدے اپنے ناموں کے ساتھ لگاؤ؟ جبکہ آجکل گلی گلی میں مولویوں کو اپنے ناموں کے ساتھ "امیرِ شریعت" لگانے کا شوق ہے۔ جب مومنوں پر امارت نہ ملی تو شریعت کے امیر بن بیٹھے۔
- کب اُس زمانے میں "شاہی امام" اور "غریب امام" ہوا کرتے تھے؟

پس جبکہ علماءِ اسلام کہلانے والے بھی اسلام سے دور چلے گئے تو پھر عوام کا تو اللہ ہی حافظ ـــــ یہی وہ دور ہے جس کے لئے حضرت امام مہدی علیہ السلام نے آنا تھا۔ اب جبکہ وہ آ گیا ہے تو تم لوگ اسے جھٹلا کر مزید مصیبتوں کی دلدل میں پھنس گئے ہو ؎

وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

(منیر احمد خادم)

ارشادِ نبوی
الصبر رضاً
(صبر راضی بقضا ہونے کا نام ہے)
(منجانب)
سیکھ از ارکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دعا۔
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶ بینٹنگ لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

بانی پولیمرز
YUBA
QUALITY FOOT WEAR
کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:-
43-4028-5137-5206

[1] اب سنا گیا ہے کہ یہ دونوں بری ہو کر یورپ کے کسی عیسائی ملک میں پناہ لے چکے ہیں۔

پیشگوئی مصلح موعودؓ کے متعلق حضرت مسیح موعود کی ایک ایمان افروز وضاحت

خلیفۃ اللہ حضرت مہدی پاک علیہ السّلام کا ایک اہم مکتوب اپنے ایک مرید باصفا کے نام

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کو الہاماً بتایا کہ آپ کے مشن کو کامیابی سے چلانے کے لئے آپ کی ذریت طیبہ میں سے ایک بیٹا پیدا ہوگا۔ جو نو سال کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ اس پیشگوئی کے بعد ۱۸۸۷ء کے آخر میں آپ کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام آپ نے بشیر احمد رکھا جو قضائے الٰہی سے ۱۸۸۸ء کے آخر میں فوت ہوگیا۔ اس پر بعض کمزور ایمان لوگوں کو ابتلاء پیش آگیا اور انہوں نے بہت شور مچایا۔ حالانکہ یہ بیٹا ۹ سال کے اندر ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوکر مصلح موعود کا مدعی ہوا اور اس نے نصف صدی سے زائد اسلام کی خدمت کی سعادت پائی

اس ابتلاء کے موقعہ پر حضرت مسیح پاک علیہ السّلام نے حضرت مولانا نورالدین (جو بعد میں آپ کے خلیفہ بنے) کو ایک خط لکھا جو حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب (جنہیں بعد میں خدا نے المصلح الموعود بنایا) نے اپنے رسالہ تشحیذ الاذہان میں شائع فرمایا یہ خط ہمیں مبلغ سلسلہ سید قیام الدین صاحب برق نے بھجوایا۔

(ادارہ)

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم
نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

از عاجز عائذ باللّٰہ الصمد غلام احمد بخدمت اخویم
مخدومی و مکرمی مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالیٰ

بعد السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہٗ

عنایت نامہ پہنچا آپ کا لفظ لفظ آپ کی قوت ایمانی پر شاہد ناطق ہے عادت اللہ قدیم سے جاری ہے کہ وہ اپنے بندوں کو بغیر آزمائش کے نہیں چھوڑتا اور ایسے ایمان کو قبول نہیں کرتا جو آزمائش سے پہلے انسان رکھتا ہے اگر بشیر احمد کی وفات میں ایک عظیم الشان حکمت نہ ہوتی تو خدا تعالیٰ ایسا رحیم و کریم اگر بشیر عظیم رہیم بھی ہوتا تب بھی اُس کو زندہ کر دیتا مگر اللہ جلّ شانہٗ نے یہی چاہا تھا اُس کے وہ سب کام پورے ہوں جن کا اُس نے ارادہ کیا ہے بشیر احمد کی وفات کا حادثہ ایسا امر نہیں ہے کہ جو ایک صاف باطن اور دانا انسان کی ٹھوکر کھانے کا باعث ہو سکے جب بشیر پیدا ہوا تو اُس کی پیدائش کے بعد صدہا خطوط پنجاب اور ہندوستان سے اس مضمون کے پہنچے کہ آیا یہ لڑکا وہی ہے جس کے ہاتھ پر لوگ ہدایت پائیں گے تو سب کو یہی جواب دیا گیا کہ اس بارہ میں صفائی سے اب تک کوئی الہام نہیں ہوا۔ ہاں گمان غالب ہے کہ یہی ہو۔ کیونکہ اس کی ذاتی بزرگی الہامات میں بیان کی گئی ہے۔ ایسے جوابات کی یہ وجہ تھی کہ خدا تعالیٰ نے اس پسر متوفی کے استعدادی کمالات اس عاجز پر کھول دیئے تھے اور اس بنا پر قیاسی طور پر گمان کیا گیا تھا کہ غالباً یہی مصلح موعود ہے کیونکہ اُس کی ذاتی استعداد اور مطہر اور مقدس ہونے کی حالت جو اُس کی پیدائش کے بعد الہامات میں بیان کی گئی ہے وہ مصلح موعود کے برابر بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر تھی مگر پیدائش کے بعد کوئی ایسا الہام نہیں ہوا کہ یہی مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے اور اسی تصفیہ اور تفتیش کی غرض سے سراج منیر کے چھپانے میں توقف در توقف ہوتے گئے۔ الہامات جو اس پسر متوفی کی نسبت اسی کی پیدائش کے بعد ہوئے ان سے خود مترشح ہوتا تھا کہ وہ خلق اللہ کے لئے ایک ابتلاء عظیم کا موجب ہوگا۔ جیسا کہ یہ الہام ہوا۔

اِنَّا اَرْسَلْنَاہُ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا کَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِیْہِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ۔

پس اس الہام میں صاف فرما دیا کہ وہ ابر رحمت ہے مگر اس میں سخت تاریکی ہے اس تاریکی سے وہی آزمائش کی تاریکی مراد ہے جو لوگوں کو اس کی موت سے پیش آئی اور ایسی سخت ابتلاء میں پڑ گئے جو ظلمات کی طرح تھا یہ سچ ہے اور بالکل سچ کہ یہ عاجز اجتہادی غلطی سے اس خیال میں پڑ گیا تھا کہ غالباً یہ لڑکا مصلح موعود ہوگا جس کی صفائی باطن اور روشنی استعداد اور تطہیر اور پاکیزگی کی اس قدر تعریف کی گئی ہے مگر اجتہادی غلطی کوئی ایسا امر نہیں ہے کہ نفس الہام پر کوئی دھبہ لگا سکے ایسی غلطیاں اپنے مکاشفات کے سمجھنے میں بعض نبیوں سے بھی ہوتی رہی ہیں۔

باایں ہمہ جب لوگ پوچھتے رہتے تھے کیا یہ لڑکا مصلح موعود ہے تو اُن کو یہی جواب دیا گیا کہ ہنوز یہ امر قیاسی ہے چونکہ خداوند تعالیٰ نے ارادہ کیا تھا کہ لوگوں کو ابتلاء عظیم میں ڈالے اور سچوں اور کچوں میں فرق کر کے دکھلا دے اسی وجہ سے یہ عاجز کہ ایک عقیقہ بشیر ہے اس ارادہ کا مغلوب ہو گیا اور یوں ہوا کہ اُس لڑکے کی پیدائش کے بعد اُس کی طہارت باطنی اور صفائی استعداد کی تعریفیں الہام میں بیان کی گئیں اور پاک اور نوراللہ اور یداللہ اور مقدس اور بشیر اور خدا با ماست اس کا نام رکھا گیا سو ان الہامات نے یہ خیال پیدا کر دیا کہ غالباً یہ وہی مصلح موعود ہوگا مگر پیچھے سے کھل گیا کہ مصلح موعود نہ تھا۔ مگر مصلح موعود کا بشیر تھا اور روشن فطرتی اور کمالات استعدادیہ میں بہت بڑھا ہوا تھا اور وہ ہزاروں مومنوں کے لئے جو اُس کی موت کے غم میں شریک ہوئے بطور فرط کے ہوگا۔ پس یہ نہیں کہ وہ بے فائدہ آیا بلکہ خدا تعالیٰ نے ظاہر کر دیا کہ اس کی موت جو عظیم الشان ابتلاء کا ایک بھاری حملہ تھا وہ ان کو جو اُس حملہ کی برداشت کر گئے عنقریب ایک تازہ زندگی بخشے گی اور اپنی حالت میں وہ ترقی کر جائیں گے یہ بشیر درحقیقت ایک شفیع کی طرح پیدا ہوا اور اُس کی موت اُن سچے مومنوں کے گناہوں کا کفارہ ہے جن کو اُس کے مرنے پر محض للہ غم ہوا یہاں تک کہ بعض نے کہا کہ اگر ہماری ساری اولاد مر جاتی اور بشیر جیتا رہتا تو ہمیں کچھ بھی غم نہ تھا پس کیا ایسے لوگوں کا کفارہ نہ ہوگا۔ کیا ایسوں کے لئے وہ پاک معصوم شفیع نہیں ٹھہرے گا۔ ضرور ٹھہرے گا۔ اور اُسی کی موت نے ایسے مومنوں کو زندگی بخشی ہے غرض وہ مومنوں اور ثابت قدموں کے لئے جو اُس کی موت کے غم میں محض للہ شریک ہوئے ایک ربانی مبشر تھا اللہ جلّ شانہٗ کے انزال رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کے لئے کئی طریقوں* میں سے ایک عمدہ طریقہ ہے۔ گو کوئی شخص اس عاجز پر اعتقاد رکھے یا نہ رکھے اور اس ضعیف کو ملہم سمجھے یا نہ سمجھے مگر بشیر کی موت سے اگر محض للہ اس کو غم پہنچا ہے تو بلاشبہ بشیر اُس کے لئے فرط اور شفیع ہوگا۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کو اشتہار میں جو بظاہر ایک لڑکے کی بابت پیشگوئی سمجھی گئی تھی وہ درحقیقت دو لڑکوں کی بابت پیشگوئی تھی یعنی اشتہار مذکور کی پہلی یہ عبارت (کہ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے (یعنی گناہ سے) پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے) مہمان کا لفظ جو اُس کے حق میں استعمال کیا گیا ہے یہ اُس کی چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روز رہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جاوے اور بعد کا وہ فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور اخیر تک اُس کی تعریف ہے چنانچہ آپ کو اور جانا سب کو معلوم ہے کہ بشیر کی موت سے پہلے ۱۰ رجولائی ۱۸۸۷ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی شائع ہو چکی ہے کہ ایک لڑکا پیدا ہونے والا ہے جو اولوالعزم ہوگا اور ۸ راپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں بھی وہ فقرہ الہامی کہ انہوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں۔ اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے علاوہ بشیر کی موت سے پہلے جب آپ قادیان میں ملاقات کے لئے تشریف لائے تھے زبانی بھی اُس آنے والے لڑکے کے بارہ میں آپ کو الہام سنا دیا گیا تھا۔ یعنی یہ کہ ایک

* ایک طریق یہی ہے بشیر کی موت مومنوں کو برکت دینے کیلئے ال [illegible]

اولوالعزم پیدا ہوگا۔ یخلق ما یشاء۔ وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ سو اس الہام نے پہلے سے ظاہر کر دیا کہ ایک لڑکا نہیں بلکہ دو ہیں اور کسی مدت تک یہی اجتہادی غلطی رہی کہ لڑکا ایک ہی سمجھا گیا۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی جو لڑکے کی بابت تھی وہ درحقیقت دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جو غلطی سے ایک سمجھی گئی اور پھر بعد میں بشیر کی موت سے خود الہام نے اس غلطی کو رفع کر دیا اگر الہام اس غلطی کو بشیر کی موت سے پہلے رفع نہ کرتا تو ایک غبی کو شبہات پیدا ہونے ممکن تھے۔ مگر اب کوئی گنجائش شبہ کی نہیں حضرت مسیح نے اجتہادی طور پر بعض اپنی پیشگوئیوں کو ایسے طور سے سمجھ لیا تھا کہ اس طور سے وقوع میں نہیں آئیں اور حضرات حواریان بھی جو عیسائیوں کے نزدیک نبی کہلاتے ہیں کئی دفعہ پیشگوئیوں کے سمجھنے میں غلطی کرتے رہے۔ حالانکہ ان غلطیوں سے ان کی شان میں کچھ فرق نہیں آتا اجتہادی غلطی جیسے کبھی علماء ظاہر کو پیش آجاتی ہے ایسے ہی علماء باطن کو بھی پیش آجاتی ہے اور پاک دل آدمی ان امور سے ذرا بھی متغیر نہیں ہوتے خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو ایسی حالت میں کب چھوڑتا ہے اور اپنے انوار کو صرف اسی حد تک ختم کر دیتا ہے بلکہ بعض وقت کی یہ اجتہادی غلطی خلق اللہ کے لئے موجب نفع عظیم کے ہوتی ہے اور جب فرستادۂ الٰہی کے سچائی کی کرنیں چاروں طرف سے کھلنی شروع ہوتی ہیں تب سالک کیلئے یہ اجتہادی غلطی ایک دقیق معرفت کا نکتہ معلوم ہوتا ہے جس شخص کو خدا تعالیٰ سے کچھ غرض نہیں اور معرفت الٰہی سے کچھ غرض نہیں اور اس کا دین محض ہنسی اور ٹھٹھا ہے اور اس کا مبلغ علم صرف موٹی باتوں اور سطحی خیالات تک محدود ہے ایسے شخص کی نکتہ چینی اور اعتراضات کیا حقیقت رکھتے ہیں وہ حباب کی طرح جلد گم ہو جاتے ہیں اور نور حقانیت اور برہان صداقت جب پورا پورا پرتو دکھلاتے ہیں تو ایسے ظلمانی اعتراضات کی یک لخت اور وہ دل کے منہ سے نکلنے میں ساتھ ہی ایسے معدوم ہو جاتے ہیں کہ گویا کبھی ظہور پذیر نہیں ہوئے تھے مجوب لوگ۔ جیسے خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کر سکتے ویسے ہی اس کے خالص بندوں کی شناخت کرنے سے قاصر ہیں اور ایسوں کو اپنے ایمان اور اپنی معرفت کو پورا کرنے کی پرواہ نہیں ہوتی وہ کبھی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے کہ ہم دنیا میں کیوں آئے اور ہمارا اصلی کمال کیا ہے جسکو ہمیں حاصل کرنا چاہیئے وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر مذہب کے پابند رہتے ہیں اور صرف رسمی جوش سے قوم کے حامی یا مذہب کے ریفارمر بن بیٹھتے ہیں وہ کبھی اس طرف خیال بھی نہیں کرتے کہ سچا یقین حاصل کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیئے اور کبھی اپنی حالت کو نہیں ٹٹولتے کہ وہ کیسی سچائی کے طریق سے گری ہوئی ہے اور تعجب یہ ہے کہ وہ آپ تو حق کے بھوکے اور پیاسے نہیں ہوتے بایں ہمہ یہ مرض ایسی طبیعت ثانی کا حکم ان میں پیدا کر دیتی ہے کہ وہ اس مرض کو صحت سمجھتے ہیں اور ایسا اس کی تائید میں زور دیتے ہیں کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی اپنی اس حالت کی طرف کھینچ لاویں سو ایسوں کے اعتراضات کچھ چیز نہیں ہوتے ہمارے نزدیک اگر وہ مسلمان بھی کہلاویں بلکہ مولوی اور عالم کے نام سے بھی موسوم کئے جاویں تب بھی ان کا ایمان ایک ایسی حقیر چیز ہے جس سے ہر ایک طالب عالی ہمت بالطبع متنفر ہوگا۔ ہم ایسے لوگوں سے جھگڑنا نہیں چاہتے اور ان کا اور اپنا تصفیہ فیصلہ کے دن پر چھوڑتے ہیں اور لکم دینکم ولی دین کہہ کر ان کو رخصت کرتے ہیں یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ سچا رجوع اور سچا یقین بجز سچی معرفت کے جو آسمان سے نازل ہوتی ہے بالکل غیر ممکن ہے اور یہ کام مجرد عقلی دلائل سے ہرگز نہیں ہو سکے گا وہ اتم اور اکمل مرتبہ معرفت جو مدار نجات ہے فقط عقلی دلائل سے ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ فقط عقلی طور پر اپنے خصم کو ساکت کرنا ایک ناقص اور ناتمام فتح ہے ہمیشہ حقیقی فائدہ خلق اللہ کے ایمان کو انہی برکات روحانیہ سے ہوتا رہا ہے اور کبھی ان کی کوئی پیشگوئی کسی کے ٹھوکر کھانے کی موجب ہوئی بھی تو دراصل خود اسی کا قصور تھا جس نے بوجہ قلت معرفت عادات الٰہیہ ٹھوکر کھائی یہ بات ہر ایک وسیع المعلومات شخص پر ظاہر ہے کہ اپنے مکاشفات کے متعلق اکثر نبیوں سے بھی اجتہادی غلطیاں ہوئی ہیں اور ان کے شاگردوں سے بھی جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ نے بضع کے لفظ کو جو آیت سیغلبون فی بضع سنین میں داخل ہے تین برس میں محدود سمجھ لیا تھا۔ اور یہ غلطی تھی جس پر آنحضرتؐ نے ان کو متنبہ کیا اسرائیلی نبیوں کی حاشیہ اجتہادی غلطیاں تو خود ظاہر ہیں جن سے عیسائی بھی انکار نہیں کر سکتے۔ پس کیا مجرد ظہور کسی اجتہادی غلطی کے ان پاک نبیوں کے وفادار اور روشن ضمیر پیرو ہم نہیں یہ صلاح دے سکتے تھے کہ آپ اپنے وعظ اور پند کو عقلی طریق تک محدود رکھیں اور دعویٰ نبوت اور پیشگوئیوں کے بیان کرنے سے دست کش ہو جائیں کہ یہ حق کے طالبوں کیلئے فائدہ مند چیز نہیں ان بزرگوں نے ہرگز ایسا نہیں کیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ بمقابل ان روحانی برکات کے کہ جو خدا تعالیٰ کے پاک نبیوں سے صادر ہوتی ہیں ایک آدھ اجتہادی غلطی کوئی چیز نہیں۔ میں قطعاً و یقیناً کہتا ہوں اور علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ مجرد عقلی دلائل کا ذخیرہ اس پیرایہ اور اطمینان بخش معرفت تک نہیں پہنچا سکتا جس سے انسان بکلی خدا تعالیٰ کی طرف منجذب ہو جاتا ہے بلکہ اس مرتبہ کے حاصل کرنے کے لئے فقط آیات آسمانی اور مکالمات ربانی ذریعہ ہیں۔ اس ذریعہ کو وہی طالب حق ڈھونڈتا ہے جو اپنے اندر سچی آگ تلاش کی پاتا ہے اور اپنے تئیں رسمی ایمان پر اکتفا کر کے دھوکا دینا نہیں چاہتا۔ فقط رسمی ایمان پر خوش ہونا ان لوگوں کا طریق ہے جن کے دل محبت دنیا میں پھنسے ہوئے ہیں اور جو کبھی دن کو یا رات کو اپنے پلنگ پر لیٹے ہوئے اپنی ایمان کی آزمائش نہیں کر سکتے کہ کس قدر اس میں قوت ہے اور زبان کی چالاکی اور شعلہ منطق نے کہاں تک ان کے دلوں کو منور کر کے سیدھے راہ پر لگا دیا ہے اور کس درجہ تک جام یقین پلا کر محبت مولیٰ بخشی دی ہے۔ شاید بعض لوگ میری تقریر مندرجہ بالا پڑھ کر جو میں نے صفائی استعداد اور عالی فطرت پسر متوفی کی بابت لکھا ہے اس حیرت میں پڑیں گے کہ جو بچہ صغیر سنی میں مر جاوے اس کے علو استعداد کے کیا معنے ہیں سو میں ان کی تسکین کیلئے کہتا ہوں کہ کمال استعدادی اور پاک جوہری کے لئے زیادہ عمر پانا کچھ ضروری نہیں اور یہ بات عند العقل بدیہی ہے۔ کہ بچوں کی استعدادات میں ضرور باہم تفاوت ہوتا ہے گو بعض ان میں سے مریں یا زندہ رہیں وہ اندرونی قوتیں اور طاقتیں جو انسان اس مسافر خانہ میں ساتھ لاتا ہے وہ سب بچوں میں کبھی برابر نہیں ہوتیں۔ ایک بچہ دیوانہ سا اور غبی معلوم ہوتا ہے اور منہ سے رال نکلتی ہے اور ایک ہوشیار دکھائی دیتا ہے۔ بعض بچے جو کسی قدر عمر پاتے ہیں اور مکتب میں پڑھتے ہیں نہایت ذہین اور فہیم معلوم ہوتے ہیں مگر عمر وفا نہیں کرتی۔ اور صغیر سنی میں مر جاتے ہیں پس تفاوت استعدادات سے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ آپ کی آنکھیں صدہا بچے فہیم اور ذہین اور ہوشیار نظر آتے ہیں تو کون کہہ سکتا ہے کہ کمالات استعدادیہ کے لئے عمر طبعی تک پہنچنا ایک ضروری امر ہے۔ ہمارے سیدنا و مولانا جناب رسول اللہ صلعم کا ابراہیم اپنے لخت جگر کی نسبت بیان کرنا کہ اگر وہ جیتا رہتا تو صدیق یا نبی ہوتا بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔ سو اسی طرح خدائے عز و جل نے مجھ پر کھول دیا ہے کہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے۔ کمالات استعدادیہ میں اعلیٰ درجہ کا تھا اور اس کے استعدادی کمالات دوسرے عالم میں نشوونما پائیں گے قصیر العمر ہونا اس کے علو جوہر کے لئے مضر نہیں بلکہ اس کا پاک آنا اور پاک جانا گناہ سے بکلی معصوم رہنا اس کے شرف پر ایک بدیہی دلیل ہے اور جیسا کہ الہام نے بتایا کہ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اور وہ گناہ سے پاک ہے ایسا ہی مہمان کی طرح چند روز رہ کر پاکی اور معصومیت کی حالت میں اٹھایا گیا اور موت کے وقت بطور خارق عادت اس کا چہرہ چمکا اور اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور سو گیا یہی اس کی موت تھی جو معمولی موتوں سے دور۔ اور نہایت پاک و صاف تھی۔ اس جگہ یہ بھی تحریر کے لائق ہے کہ اس کی موت سے پہلے اللہ جل شانہ نے اس عاجز کو پوری بصیرت بخش دی تھی کہ یہ لڑکا اپنا کام کر چکا ہے اور اب فوت ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے اس کی موت نے اس عاجز کی قوت ایمانی کو بہت ترقی دی اور آگے قدم بڑھایا اس موت کی تقریب پر بعض مسلمانوں کی نسبت یہ الہام ہوا۔

أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ وَقَالُوا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتّٰى تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِينٍ۔ إِنَّ الصَّابِرِينَ يُوَفّٰى لَهُمْ أَجْرُهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

اب خدا تعالیٰ نے ان آیات میں صاف بتلا دیا کہ بشیر کی موت لوگوں کی آزمائش کے لئے ایک ضروری امر تھا۔ اور جو کچے تھے وہ مصلح موعود کے ملنے سے نومید ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ تو اسی طرح اس یوسف کی باتیں ہی کرتا رہے گا یہاں تک کہ قریب مرگ ہو جائیگا یا مر جائے گا۔ سو خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ ایسوں سے اپنا منہ پھیر لے جب تک وہ وقت پہنچ جائے اور بشیر کی موت پر جو ثابت قدم رہے ان کے لئے بے اندازہ اجر کا وعدہ ہوا۔ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں اور کوتہ بینوں کی نظر میں حیرت ناک۔ (باقی صفحہ پر)

حاشیہ

بنی اسرائیل کے چار سو نبی نے ایک بادشاہ کی نسبت خبر دی اور وہ غلط نکلی یعنی بجائے فتح کے شکست ہوئی دیکھو سلاطین اول باب ۲۲ آیہ ۱۹ مگر اس عاجز کی پیشگوئی الہامی میں کوئی غلطی نہیں الہام نے پیش از وقوع لڑکا پیدا ہونا ظاہر کیا کہ جو انسان کے اختیار سے باہر تھا سو وہ پیدا ہوگیا اور الہام نے لڑکے کی ذاتی فضیلتیں تو بیان کی مگر کہیں نہیں بتلایا کہ وہ عمر ضرور پائے گا بلکہ یہ بھی بتلایا کہ بعض لڑکے کم عمر میں فوت ہوں گے۔ دیکھو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء ہاں الہام نے پیش از وفات یہ بھی کھول دیا کہ ایک دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا نام محمود ہے دیکھو اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء سو اگر ابتداء میں دو لڑکوں کو ایک لڑکا سمجھا گیا تو حقیقت میں کچھ غلطی نہیں کیونکہ اس غلطی کو پہلے بشیر کی موجودگی میں ہی الہام نے رفع کر دیا۔ منہ

خطبہ جمعہ

ایم۔ ٹی۔ اے۔ کے پروگرام انتہائی ضروری دینی تربیت کے پروگرام ہیں، علمی تربیت کے پروگرام ہیں اور آپ کے دماغ کو روشن کریں گے۔ ان پروگراموں کا ذوق اگر نہیں ہے تو پیدا کریں

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کیلئے متنوع، دلچسپ اور مفید پروگراموں کی تیاری کے متعلق تفصیلی ہدایات

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۳؍ دسمبر ۱۹۹۴ء مطابق ۲۳؍ فتح ۱۳۷۳ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔

الحمد للہ کہ ۱۹۹۴ء کا سال بہت سی برکتیں جماعت کے لئے لے کر آیا اور بہت سی دائمی برکتیں پیچھے چھوڑ کر جانے والا ہے۔ اب ایک ہفتہ تقریباً باقی ہے۔ تیس دسمبر کو انشاء اللہ اس سال کا آخری جمعہ ہم ادا کریں گے اور پھر آئندہ سال میں داخل ہوں گے اس دوران دو اور بھی اہم پروگرام ہیں یعنی قادیان کے سالانہ جلسے کا افتتاح اور اس کی اختتامی تقریبات لندن میں بھی منعقد کی جائیں گی اور عالمی پروگراموں کے ذریعے M.T.A. کے ذریعہ تمام عالم میں یہ نشر ہوں گی۔ پس اس پہلو سے یہ بھی دو بہت اہم جلسے ہیں جو انہی آخری ایام میں واقع ہوئے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ احباب جماعت گزشتہ سال کے حالات پر جماعتی طور پر بھی اور انفرادی طور پر بھی غور و فکر کرتے ہوئے اور استغفار کرتے ہوئے اور بہتر کی دعائیں مانگتے ہوئے یہ آخری ایام صرف کریں گے۔

بہت سے واقعات ہوتے ہیں جن میں انسان کو ایک نیکی کی توفیق مل سکتی ہے۔ مگر بعض عارضی روکیں پیدا ہو کر اگرچہ اس شخص کے نیکی کے مزاج کو نہیں بدلتیں مگر اس اہم نیکی سے محروم ضرور کر دیتی ہیں اور ایسے کئی واقعات انسان کی زندگی میں ہوتے رہتے ہیں اور ان سے انسان کو سبق بھی سیکھنا چاہیئے اور پھر کچھ کچھ کمزوریاں واقع ہو جاتی ہیں، کچھ غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں، کچھ حقوق کے معاملے میں بے احتیاطی ہوتی ہے یا حق تلفی ہو جاتی ہے یا جیسا کہ اللہ چاہتا ہے حق ادا نہیں کئے جاتے۔ کئی اختلافات کو ہوا دے کر معاملات کو بگاڑ دیا جاتا ہے، گھریلو ماحول کو گندہ کرنے کے لئے کئی قسم کی غلطیاں ہیں جو بعض دفعہ دیرپا بد اثرات پیچھے چھوڑ جاتی ہیں تو ہمیں یہ وقت اس تجزیہ میں بھی صرف کرنا چاہیئے اور ان دعاؤں میں بھی کہ اے خدا اس سال کی نیکیاں تو باقی رہیں اور ہمیشہ جاری رہیں۔ اس کی برکتیں تو کبھی ختم نہ ہوں لیکن وہ تکلیف دہ چیزیں جو انسان اپنے اعمال سے خود اپنے لئے پیدا کرتا ہے وہ اس سال کے اختتام سے پہلے ہی ختم ہو جائیں اور آئندہ جماعت کو ان ٹھوکروں سے اللہ تعالیٰ بچائے رکھے۔ تو یہ دعائیں خصوصیت سے اس عرصہ میں کریں اور باقی تفصیلی باتیں جو آئندہ سال کے متعلق ہدایات ہیں یا کچھ اور باتیں اس سال سے تعلق میں کرنے والی ہوں گی وہ میں انشاء اللہ اس سال کے آخری خطبہ تیس ۳۰ دسمبر کو کروں گا۔

ایک مضمون میں نے گزشتہ جمعہ کے روز شروع کیا تھا، ایم۔ ٹی۔ اے سے متعلق جماعت کو اس کی ذمہ داریاں یاد دلانا۔ یہ مضمون چونکہ بہت وسیع ہے اور بہت سے پہلو ایسے ہیں جو تشنہ ہیں اس لئے میں نے سوچا ہے کہ آج بھی اسی موضوع پر گفتگو کروں وجہ یہ ہے کہ آئندہ سال جو آنے والا ہے اس میں مختلف ایم۔ ٹی۔ اے۔ کے علاقائی پروگراموں میں وقت کے لحاظ سے بھی تبدیلیاں ہوں گی اور پروگراموں کے لحاظ سے بھی ان کو بہتر بنانے کی ایک عالمی کوشش ہے جو ہم شروع کر چکے ہیں۔ اس سلسلے میں کمیٹیاں قائم ہیں وہ غور کر رہی ہیں، محنت کر رہی ہیں، ان کے ساتھ میرے بھی اجلاسات ہو رہے ہیں

لیکن کچھ ایسے معاملات ہیں جن کو اس ملک میں بیٹھے بیٹھے سر انجام نہیں دیا جا سکتا ان کا تعلق مختلف ممالک سے ہے۔ اور ایسے معاملات بھی ہیں جن کا یہاں بیٹھے ہوئے براہ راست مرکز کے لئے سر انجام دینا ممکن نہیں ہو سکتا یعنی وہ مرکزی کارکن جن کے سپرد تمام دنیا کے انتظامات ہیں اور جو اس سلسلے میں بہت محنت کر رہے ہیں ان کے لئے ممکن نہیں کہ ملکی ضروریات میں بھی وہی ذمہ داریاں ادا کریں۔ اس لئے بہت سی ایسی باتیں ہیں جن میں یو۔ کے۔ جماعت کو بحیثیت یو۔ کے۔ جماعت کے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی ہوں گی۔ جب کہا جاتا ہے تو بعض دفعہ وہ کہتے ہیں کہ اتنے پیسے مہیا کر دیئے جائیں، ہم اپنی الگ ٹیم بنائیں، اپنا الگ سٹوڈیو بنائیں، اس پر اتنے پیسے کی ضرورت پڑے گی۔ یہ تو نہایت غلط سوچیں ہیں۔ سٹوڈیوز بنے ہوئے ہیں، سامان موجود ہیں، آپس میں مومنانہ تعاون کی ضرورت ہے۔ آپ اپنی ٹیمیں بنائیں، کارکن بنائیں، ان کو تربیت دینے میں بھی مرکزی منتظمین حتی المقدور تعاون کریں گے تو معمولی خرچ جو اٹھتے ہیں وہ تو ہر ملک خود ذمہ دار ہوتا ہے اور ہر ملک پہلے ہی کر رہا ہے۔

تو ایک تو ان پروگراموں کے سلسلے میں یہ عادت پیدا کریں کہ ہر بات جو نیک نصیحت کی جائے اس میں ہاتھ نہ آگے بڑھائیں۔ میں جانتا ہوں کہ ہم سب کے ہاتھ ایک ہی ہیں یہاں دینے اور لینے والے ہاتھ کا اس طرح فرق نہیں ہے مگر وہ ذمہ داریاں جو ملکی سطح پر انجام دی جا سکتی ہیں ان کا بوجھ مرکز پہ نہ ڈالنا جس پر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت بڑی بڑی عالمی ذمہ داریاں جن میں آپ کے ملک کی ذمہ داریاں بھی شامل ہیں، پہلے ہی بہت ہیں۔ اس پہلو سے کوشش کریں کہ مرکز کا بوجھ چندوں کی ادائیگی کے ذریعے تو آپ بٹا ہی رہے ہیں اللہ کے فضل کے ساتھ لیکن ان کے اخراجات میں ایسے سلیقے سے کام لیں کہ بہت سے اخراجات جو آپ وہاں پورے کر سکتے ہیں، وہیں پورے کریں اور جو عالمی ضرورتیں ہیں ان میں حصہ لیں۔ آپ کا اجر یہ ہوگا کہ سارے عالم میں جو محنت ہوگی آپ بھی اس سے حصہ پائیں گے، اس کا فیض آپ کو بھی نصیب ہوگا۔ تو یہ جو اجتماعی کوششیں ہیں یہ کلو اجمیعا کی سی حیثیت رکھتی ہیں، سب اپنا اپنا کھانا لے کر آتے ہیں اور ایک جگہ اکٹھے ہو کر اس میں بہت تنوع پیدا ہو جاتا ہے اور دعوت سج جاتی ہے اور اچھے صحبت کے ماحول میں ایسے کام ہوتے ہیں جو دیسے اگر کئے جائیں اجتماعی طور پر تو بہت خرچ چاہیں گے، بہت سے انتظامی تقاضے کریں گے اور اتنے بعض دفعہ کسی جماعت میں صلاحیت نہیں ہوتی کہ اکٹھے یہ سارے کام کر سکے مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کلوا جمیعا میں اللہ کے فضل سے بہت سی برکتیں ہیں۔ تو یہ بھی ایک دسترخوان ہے اور عالمی دسترخوان ہے نعمتوں کا جو اللہ تعالیٰ نے جماعت کے لئے بچھایا ہے اور آپ ڈشوں میں اس کو اتارتے ہیں اور اس نعمت سے فائدہ اٹھاتے ہیں تو اس پہلو سے سب نے کلوا جمیعا کرنا ہے اس کلوا جمیعاً کے سلسلے میں کچھ ہدایات میں نے آپ کو گزشتہ خطبہ میں دی تھیں کچھ میں اب وہ ہدایات دوں گا۔

لیکن اس مضمون کو آگے بڑھانے سے پہلے میری نظر پڑی ہے یادداشت پر۔ آج جماعت

احمدیہ نائیجیریا کا جلسہ سالانہ ۲۳ دسمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ یہ حسن سنموبو صاحب نئے امیر جو ہیں نائیجیریا کے ان کی امارت میں پہلا جلسہ سالانہ ہے نائیجیریا کا اور جب سے وہ امیر بنے ہیں، ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا، لیکن اللہ کے فضل کے ساتھ پہلے بھی بے حد مخلص اور فدائی کارکن تھے اور بہت سلیقے والے اور دماغی صلاحیتوں کے لحاظ سے بہت متوازن اور اب جب کہ امارت سنبھالی ہے وہ دن رات نظام جماعت کی حالت بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں یعنی نظام میں تبدیلیاں لاکر نہیں بلکہ نظام پر عمل پیرا ہو کر اور عمل کروا کر۔ جو وہاں نظام جاری ہے اس میں ان کے آنے کے بعد نمایاں طور پر اچھے رجحانات دکھائی دے رہے ہیں تو غالباً طور پر ان کی دعاؤں کے ذریعہ مدد کرنی چاہیئے۔

نائیجیریا کی جماعت میں جتنی صلاحیتیں ہیں اب تک وہ بروئے کار نہیں لائی گئیں اور ویسے یہ جماعت اللہ کے فضل کے ساتھ بہت بڑی صلاحیتوں کی مالک ہے۔ ہر طبقہ فکر کی نمائندگی اس میں ہے اور جماعت سے لوگ گہرا اخلاص رکھتے ہیں اگرچہ عدم تربیت کے نتیجہ میں بعض دفعہ بعض نقصانات بھی پہنچے مثلاً بعض جماعتیں ایسی ہیں جو جماعت احمدیہ میں سے نکلی ہیں اور پھر الگ جماعتیں بنیں۔ لیکن جہاں تک مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کی وفاداری کا تعلق ہے وہ یہ حال ہے کہ الگ ہونے کے باوجود جو انتظامی مسائل کی وجہ سے الگ ہوئی تھیں اپنی لاعلمی کہ کس موقع پر کیا کرنا چاہیئے بد قسمتی سے اس وقت ان کو براہ راست خلیفہ وقت کی نگرانی حاصل نہیں تھی واسطے بیچ میں تھے اس لئے نہ صحیح صورتحال خلیفہ وقت تک پہنچتی تھی اور نہ خلیفہ وقت کا منشاء ان پر پوری طرح روشن کیا جا رہا تھا وہ الگ ہو گئیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وفا کا تعلق قائم رکھا۔ آپ کے تمام عقائد پر ایمان لاتی رہیں اور یہ کبھی نہیں کہ لاہوریوں کی طرح کوئی نیا عقیدہ گھڑ لیا ہو۔ صرف انتظامی علیحدگی ہوئی ہے۔ اور اس سے ان کو بھی نقصان پہنچا اور جماعت کو بھی نقصان پہنچا لیکن جب میں نائیجیریا گیا تھا تو ایسی جگہوں پہ گیا ہوں ان کے جو بھی اس وقت امیر تھے انہوں نے بڑے اصرار سے دعوت دی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ سب کو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعلق میں اور آپ کے ایمان میں پوری طرح مستعد پایا۔ تو یہ صلاحیتیں میں گنوا رہا ہوں اگرچہ مثال دے رہا ہوں ایک نقصان کی، لیکن بتانا چاہتا ہوں کہ اتنے بڑے نقصان کے باوجود ان کا احمدیت سے وفا کرنا بتاتا ہے کہ جو کچھ کر رہے ہیں سوچ سمجھ کر کر رہے ہیں احمدیت کو قبول کرتے ہیں تو پورے شرح صدر کے ساتھ قبول کرتے ہیں اور پھر کسی قسم کے ابتلاء ان کو احمدیت کے دائرے سے باہر نہیں پھینک سکتے۔ یہ لوگ خاص دعاؤں کے محتاج ہیں۔

> جماعت کو میں پھر متوجہ کرتا ہوں کہ زیادہ سنجیدگی سے ہر ملک کے صدر مقام میں ایسی ٹیمیں بنانی چاہئیں اور الگ ایک محکمہ بنایا جائے۔ شعبہ اشاعت کے تابع یا جو بھی شعبہ اس کے قریب تر ہو اس کے تابع بنایا جائے اور ان کی امیر نگرانی کرے اور ان سے پروگرام بنوا کر دیکھے کہ واقعۃً کام آگے بڑھ رہا ہے کہ نہیں۔

افریقہ کے بہت سے ممالک اس طرح بیدار ہو چکے ہیں کہ اب وہ دندناتے ہوئے شیروں کی طرح بہت تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں اور نائیجیریا اس پہلو سے پیچھے ہے۔ پس نائیجیریا کی جماعت کے لئے خصوصیت سے آپ کو دعا کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ یہ وہ ملک ہے جسے مغربی افریقہ میں ایک غیر معمولی حیثیت حاصل ہے بدقسمتی سے بہت سے ایسے مسائل ہیں جن کی وجہ سے خدا کی عطا کردہ نعمتوں اور دولتوں کے باوجود یہ ملک تیزی سے بدحالی کی طرف جا رہا ہے اور ان کا روپیہ جو بہت عرصے تک باقاعدہ اپنے مقام پر ٹھہرا رہا مثلاً ایک پاؤنڈ میں بارہ چودہ نیرے ہوا کرتے تھے آٹھ سے لے کر بارہ چودہ تک تو مجھے یاد ہے، لیکن اونچ نیچ ہوتا رہا مگر وہ گرا نہیں ہے۔ اب کچھ ایسی آفات پڑی ہیں کہ تیزی کے ساتھ یہ نیرے بھی گر رہا ہے اور دن بدن مہنگائی بڑھتی چلی جا رہی ہے، ملک میں تیل کی افراط ہے اور بہت دولت ہے لیکن جاتی کہاں ہے، کچھ سمجھ نہیں آرہی کسی کو۔ تو اس لحاظ سے یہ ملک بھی دعاؤں کا محتاج ہے اللہ تعالیٰ ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی اور انہیں مسائل کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور دیانت داری سے ان کو حل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ ہالینڈ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بہت ہی ثابت قدم اور متوازن اور مضبوط قدموں سے آگے بڑھنے والی جماعت ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں ان کے امیر ھبۃ النور صاحب کو یہ مبارک ہو کہ انہوں نے بہت عمدگی کے ساتھ تبلیغ میں بھی جماعت کے قدم کو آگے بڑھایا ہے اور ساری ٹیمیں مل کر بڑی وفاداری کے ساتھ جماعت کی خدمت کر رہی ہیں، نئے نئے ایسے امکانات وہاں پیدا ہو رہے ہیں کہ جماعت جو سینکڑوں کے چکر میں تھی اب ہزاروں میں داخل ہو جائے تو اس لئے ان کے لئے بھی بہت دعا کی ضرورت ہے۔

واقعہ شہادت آپ نے سُن لیا ہے اس کے متعلق میں سردست صرف اتنا کہوں گا کہ سندھ میں اس دور میں جو ۱۹۸۴ء کے بعد شروع ہوا انفرادی طور پر احمدیوں کو شہید کرنے کے جو واقعات ہیں یہ مسلسل منظم سازش کے نتیجہ میں ہیں۔ یہ ویسے واقعات نہیں ہیں جو ۱۹۵۳ء میں رونما ہوئے کہ علماء نے ہر طرف نفرتوں کے بیج بو دئے اور دشمنیاں ہوئیں اور بھڑکیں۔ نہ ویسے واقعات ہیں جو ۱۹۷۴ء میں رونما ہوئے وہ بھی ایک اجتماعی سازش کے نتیجے میں تھے لیکن جب عوام مشتعل ہوئے ہیں تو وہ قتل جو احمدیوں کے ہوئے ہیں وہ باقاعدہ انفرادی طور پر سازش کا نتیجہ نہیں تھے۔ بھڑکے ہوئے عوام گلیوں میں آئے ہیں، قتل و غارت ہوا ہے، گھر جلائے گئے، بچے مارے گئے، بوڑھے مارے گئے، عورتیں شہید ہوئیں، لیکن ہنگامی واقعات تھے اگرچہ ہنگامے منظم طور پر شروع کئے گئے اور پھر ان کو باقاعدہ اس طریق پر آگے بڑھایا گیا لیکن یہ جو واقعات ہیں یہ GOLD BLOODED MURDERS ہیں۔ جن میں سب کو علم ہے تمام حکومت کے کارندوں کو علم ہے کہ کون بدبخت مولوی ہے جو ایسی سکیمیں بناتا ہے، کس طرح وہ غنڈے بھیجتا ہے، کرائے کے پالتو غنڈے ہوں یا قاتل ہوں جو باہر سے لائے گئے ہوں ان سب کے متعلق سب کو علم ہے اور چونکہ حکومت اس بارے میں قطعاً کسی قسم کا اقدام کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اور وہ مخلص پولیس کے یا بعض دفعہ فوج کے کارکنان جو ایسے موقع پر بیچ میں ملوث ہوئے ہیں اور انہوں نے غیر معمولی ہمدردی کے ساتھ احمدیوں کے مظلوموں کی تائید کرنے کی کوشش کی ہے کچھ دن کے بعد انہوں نے اپنے ہاتھ اٹھا لئے کہ ہم مجبور ہیں اوپر سے ہم پر دباؤ آگیا ہے۔ تو یہ ایک ایسی منظم سازش ہے جس میں قوم شامل ہے یعنی حکومت اور مسلسل چلی آرہی ہے۔ اس لئے اس کا وبال بھی پھر قومی ہوا کرتا ہے اور سندھ میں جو بے شمار آفتیں نازل ہوئی ہیں اور ہوتی چلی جا رہی ہیں اور زندگی کی حرمت اُٹھ گئی ہے، انسانیت کی حرمت اُٹھ گئی ہے، بچے بوڑھوں، عورتوں میں فرق باقی نہیں رہا۔ ایک قیامت برپا ہے۔ اور ساری قوم دہائی دے رہی ہے اور اس کا کچھ نہیں بن رہا۔ یہ نتیجہ ہوا کرتا ہے ایک مسلسل منظم طور پر معصوموں کے اوپر ظلم کرنے کا اور ظلم کے خلاف اگر دل میں کراہت بھی پیدا ہوتی ہے تو چونکہ قومی طور پر ایک منظم سازش ہوتی ہے اس لئے کسی کو جرأت نہیں ہوتی کہ وہ اس آواز کو بلند کرے یا کسی طرح کبھی اُس کی مدد کرے۔ جتنے قتل ہوئے ہیں ان سب کے قاتلوں کا سب کو علم ہے لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی اور یہی وجہ ہے کہ ایسے قاتل بڑے مزے سے پھرتے ہیں، دندناتے پھرتے ہیں اور چونکہ ان کو علم ہے کہ جماعت احمدیہ کی پالیسی تو نہیں کہنا چاہیئے جماعت احمدیہ کی تعلیم ہے کہ خدا کی ہر تعلیم کی یہ کاربند جماعت ہے کہ جہاں ایک ملک میں منظم قانون جاری ہے تمہیں قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ اس معاملے میں بالکل مجبور اور بے کس بیٹھی ہے لیکن

ہمارا خدا مجبور اور بے بس نہیں ہے اور وہ بہتر جانتا ہے کہ کیوں اور کب تک ان لوگوں کو اس طرح چھٹی ملے گی۔ چھٹی اس قسم کی تو نہیں ہے جیسے عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ قاتل مجرم پوری طرح اپنے جرم کی پاداش سے الگ رہیں اور ان پر کوئی سزا وارد نہ ہو۔ چونکہ قومی جرم ہے اس لئے قومی سزا تو ہمارے سامنے اُتر رہی ہے آسمان سے اور زمین بھی اُبل رہی ہے لیکن پیشتر اس کے کہ وہ وقت آئے جب کہ نوح کی قوم کی سزا کی طرح آسمان سے بھی سزائیں برسی تھیں اور زمین سے بھی اس زور اور شدت کے ساتھ پھوٹی تھیں کہ ساری قوم ان سزاؤں میں غرق ہو گئی تھی۔ میں ساری قوم سے اپیل کرتا ہوں کہ ان حالات کو سمجھیں اور غور کریں۔ جو بدبخت قاتل اور ان کے سرغنے ہیں ان کو پکڑیں اور حکومت کو یہ واضح طور پر ان سب کو بتا دینا چاہیئے کہ آج کے بعد ہم اس خباثت کو برداشت نہیں کریں گے۔ اگر حکومت ایسا کرے اور اپنے کارندوں ہی کو یہ پیغام دے دے تو ناممکن ہے کہ اگلا قتل ہو سکے۔ کیونکہ سارے لوگ نظر میں ہیں اور پتہ ہے سب کو کون لوگ ہیں اس لئے پھر پکڑ سے بچ نہیں سکتے۔ تو اتنی بات میں عرض کروں گا۔

جہاں تک شہید کا تعلق ہے اس کے خاندان کا تعلق ہے میں نے پہلے بھی بارہا عرض کیا ہے کہ یہ عظیم سعادتیں ہیں جن کے ساتھ کانٹے بھی لگے ہوتے ہیں۔ کانٹوں کے دُکھ تو کچھ عرصے بعد مندمل ہو کر ختم ہو جائیں گے یعنی زخم مندمل ہوں گے تو وہ دُکھ دور ہو جائیں گے لیکن یہ سعادتیں ہمیشہ ہمیش کی سعادتیں ہیں اور سندھ پر بھی احمدیت کے حق میں یہ رحمتوں کی بارشیں بن کر برسیں گی اور ساری دُنیا میں بھی جماعت ان سے استفادہ کرے گی تو شہادت کا مضمون بڑا ہی مشکل مضمون ہے جس کا بیان کرنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا جو عظیم حوصلہ تھا وہی علاج ہے مگر وہ حوصلہ سب کو نصیب نہیں ہوتا اس لئے دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ ہمیں اس حوصلے سے ملتا جلتا کچھ حوصلہ عطا کرے تاکہ جانتے ہوئے کہ خدا کی تقدیر کے تابع ہو رہا ہے اور اس کے پس پردہ بہت عظیم رحمتیں چھپی ہوئی ہیں جن کو بارہا ہم دیکھ بھی چکے ہیں پھر بھی ہمیں جب کانٹے چبھتے ہیں تو بعض دفعہ حوصلہ جواب دینے لگتا ہے تو دُعا مانگنی چاہیئے کہ اللہ جماعت کے حوصلے کو بھی وسعت فرمائے اور جماعت کے صبر کو استقامت بخشے۔

اب ٹیلی ویژن کے متعلق جو میں نے آپ سے گزارش کی تھی اس کے متعلق کچھ نوٹس میں نے آنے سے پہلے چند منٹ میں لکھے تھے تاکہ کوئی بات رہ نہ جائے مگر ڈر ہے کہ رہ جائے گی کیونکہ بہت سا وقت تو تمہیدی باتوں میں خرچ ہو چکا ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ عالمی طور پر جو توقعات تھیں کہ جماعتیں بڑے بڑے ملک خصوصیت سے پروگرام بنانے میں مدد کریں گے وہ ابھی تک توقعات پوری نہیں ہوئیں یہاں تک کہ پاکستان میں مرکز کو بھی میں نے واضح ہدایات دی تھیں کہ ہم توقع رکھتے ہیں کہ جو پاکستان میں بارہ گھنٹے کا پروگرام ہے اس میں آپ ان خطوط پر کام کر کے چند گھنٹے کا بوجھ تو اُٹھائیں جب کہ آپ کے پاس مستقل عملے موجود ہیں، ہر قسم کی سہولتیں موجود ہیں لیکن پتہ نہیں کیا وجہ ہے کہ عام طور پر تو اللہ کے فضل سے وہ بڑی مستعدی سے لبیک کہتے ہیں مگر اس معاملے میں بہت غفلت دکھائی ہے اور ابھی تک روزمرہ کے ایک گھنٹے کا پروگرام بھی ان کی طرف سے نہیں آسکا۔ ہفتے میں بھی ایک گھنٹے کا آجائے تو ہم غنیمت سمجھتے ہیں اور یہ سارا بوجھ جو ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے جسوال برادران نے ایک حصے کا بوجھ اُٹھایا ہوا ہے اور باقی ہمارے انگلستان کے خاص طور پر لنڈن کے مخلص نوجوان جو یا طالب علم ہیں یا اپنا کوئی کام کر رہے ہیں انہوں نے رفیق حیات صاحب کی قیادت

میں یہ بوجھ اُٹھایا ہوا ہے۔ اور کچھ بچیاں ہیں وہ بھی سکول کی عمر سے لے کر کالج کی عمر اور پھر گھر کے کام کاج کرنے والی خواتین اور بڑی وفاداری کے ساتھ بڑی ہمت کے ساتھ، بڑی محنت کے ساتھ یہ تنظیم ذمہ داری سر انجام دے رہے ہیں۔ لیکن جو ملتا ہے وہ صرف یہ کہ فلاں نقص رہ گیا، فلاں نقص رہ گیا، فلاں نقص رہ گیا، فلاں نقص رہ گیا۔ اس کا بھی کوئی حرج نہیں، اس میں بعض دفعہ صحیح طور پر متوجہ کیا جاتا ہے لیکن یہ کوئی نہیں بتاتا کہ ہم نقص دور کر کے تمہیں دکھاتے ہیں کہ ایسے نقص دور کیا جاتا ہے، وہ آوازیں دے رہا ہوں میں اور ابھی تک اس کا کوئی جواب نہیں آرہا۔

> نائیجیریا کی جماعت اللہ کے فضل سے بہت ہی بڑی صلاحیتوں کی مالک ہے۔ ہر طبقۂ فکر کی نمائندگی اس میں ہے اور جماعت سے لوگ گہرا اخلاص رکھتے ہیں۔

تو جماعت کو میں متوجہ کرتا ہوں کہ زیادہ سنجیدگی سے ہر ملک کے صدر مقام میں ایسی ٹیمیں بنانی چاہئیں اور الگ ایک محکمہ بنایا جائے، شعبہ اشاعت کے تابع یا جو بھی شعبہ اس کے قریب تر ہو اس کے تابع بنایا جائے اور ان کا امیر نگرانی کرے اور ان سے پروگرام بنوا کر دیکھے کہ واقعۃً کام آگے بڑھ رہا ہے کہ نہیں۔ اب اس پروگرام کے نہ ہونے کی وجہ سے جو جنوری میں ہمارا نیا پروگرام چلنا تھا وہ کم سے کم ایک ہفتہ اس میں تاخیر کرنی پڑی ہے کیونکہ جس قسم کے تعاون کی ضرورت تھی وہ ابھی حاصل نہیں ہو سکا۔ میں جانتا ہوں اس میں بہت سی دقتیں ہیں۔ یہ میں جانتا ہوں کہ یہ اخلاص کی کمی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ بہت سی باتوں میں لاعلمی کی وجہ سے ہے۔ اول تو توقعات بہت اونچی کر دی جاتی ہیں حالانکہ بارہا کہہ چکا ہوں کہ معیار اونچا کرنے کی کوشش اچھی بات ہے لیکن ہونا نہ ہونے سے بہر حال بہتر ہے۔ اس لئے ہاتھ توڑ کے بیٹھ جائیں اور یہ کہ ہمارے پاس اعلیٰ مشینیں نہیں ہیں، ہم نے ابھی تک ٹریننگ حاصل نہیں کی، ہمارے پاس اچھے لکھنے والے نہیں ہیں اور وہ قیمتی سامان نہیں ہے جن کے ساتھ ٹیلی ویژن کے پروگرام سجتے ہیں، یہ باتیں درست نہیں ہیں، سوچیں ہی غلط ہیں۔ جو توفیق ہے اس کے مطابق کچھ بنائیں اور اتنا بتائیں کہ اس میں سے ہم پھر یہاں چن کر نئے پروگرام بنا سکتے ہوں۔ لیکن جو پروگرام جرمنی میں بنتے ہیں یا ناروے میں بنتے ہیں یا جاپان میں بنتے ہیں یا پاکستان کے مختلف حصوں میں یا ہندوستان یا افریقہ میں وہ تو وہیں بن سکتے ہیں یہاں تو نہیں بن سکتے اور وجہ اس کی یہ ہے میں سمجھتا ہوں مثلاً ہمیں، جو مرکزی تعلیمی پروگرام ہے وہ تو بہر حال جاری رکھنے ہوں گے اس کا بڑا بوجھ یہیں رہے گا کیونکہ مجبوری یہ ہے کہ مجھے اپنی نگرانی میں وہ کرنے پڑیں گے اور جب تک وہ ایک مکمل کورس کی شکل اختیار نہ کر چکے ہوں اس وقت تک ان کا لازماً یہاں میری نگرانی میں بننا اور جاری رہنا ایسا امر ہے کہ ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ لیکن ان کے علاوہ جو پروگرام ہیں ان میں بہت سے ایسے ہیں جو یہاں بن ہی نہیں سکتے نہ ہمارے پاس ذرائع ہیں نہ ملکی حالات ایسے ہیں۔ اب جو جرمن زبان کے پروگرام ہیں وہ جرمنی میں ہی بنیں گے۔ جو فرانسیسی یا سپینش یا نارویجین پروگرام ہیں وہ وہیں بن سکتے ہیں، اس لئے ہم چاہیں بھی تو وہ بوجھ نہیں اُٹھا سکتے۔ اس کے علاوہ ملکی حالات ہیں۔ میں اب مثالیں دیتا

ہوں آپ کو۔ کہ سب سے پہلے ملک کے متعلق پروگرام ہیں ملک کا آغاز کیسے ہوا۔ کیسے وہ ملک بنا، کب تک اس کی تاریخ ممتد ہے، قدرتی وسائل کیا ہیں، وہاں کی آبادی کیسی ہے یا کتنی ہے اور طرز بود و باش کیا ہے۔ طبعی عادات اور مزاج اور روایتی طور پر قوم کے کیا انداز ہیں یہ ایک پروگرام کی کڑی ہے جو ہر ملک میں بن سکتی ہے اور اس کو اس طرح نہیں بنانا کہ ایک تقریر شروع ہو جائے۔ بہت سے پروگرام بنانے کے لئے کہا تو باقاعدہ میزیں لگیں، اس کے اوپر کپڑا بچھایا گیا پھر ٹوپیاں پہن کے سارے آگئے پھر وہاں باقاعدہ جلسے کی شکل بنی اور اعلانات ہوئے۔ یہ پروگرام نہیں ہیں جو یہاں چلیں گے۔ جب جلسہ ہو رہا ہو گا تو وہی ہو گا جیسے ہو رہا ہے اس میں تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ جیسے ہو رہا ہے ویسے ہی ہو گا لیکن جلسوں کا تو کہا ہی نہیں گیا، کافی جلسے ہو چکے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔ جب ہم جلسہ دیکھنا چاہتے ہیں تو جلسہ دیکھتے ہیں۔ جب تنوع کا پروگرام دیکھیں اور وہاں جلسہ شروع ہو جائے یا مشاعرہ دیکھ رہے ہیں تو وہاں جلسہ شروع ہو جائے تو طبیعت اس سے گھبراتی ہے۔ تو جلسوں کے حوصلے بھی ہیں دلچسپیاں بھی ہیں جماعت میں لیکن ہر چیز کا جلسہ ہی بنا دیں یہ تو ہوسٹل کے کھانے والی بات ہو جائے گی وہاں مرغا پکے یا دال یا گوبھی مزہ سب کا ایک ہی ہوتا تھا۔

تو تنوع کی بات میں کر رہا ہوں، مزے بدلیں اور جس قسم کا پروگرام ہے ویسی ہی اس میں صورت پیدا کریں اب ملک کے پروگرام ہیں اس میں مختلف ممالک کے نظارے دکھائیں مختلف لوگوں کو ان کے انٹرویو لینے چاہئیں۔ ایک شخص ہے جو عمومی تقریر کرتا ہے پس منظر سے مثلاً ایک ملک کا عمومی تعارف کراتا ہے کہ فلاں زمانے میں اس ملک کا آغاز ہوا اس طرح اس میں تبدیلیاں پیدا ہوئیں ایسی ایسی قومیں حملہ آور ہوئیں اور ان کے نتائج کیا نکلے یہ ایک پروگرام کی کڑی ہے جو بہت دلچسپ ہے۔ اب میں تفصیل تو وقت چونکہ کم ہے نہیں بیان کر سکتا لیکن ذہن میں میرے اس کو بڑھا کر، پھیلا کر اور مختلف شکلیں دینے کا پروگرام موجود ہے۔

پھر دوسرا پہلو ہے جغرافیائی۔ قوم کا اس کا جغرافیہ کیا ہے۔ جغرافیہ میں مختلف خوبصورت جو نظارے ہیں، جھیلیں ہیں، دریا ہیں، وہ سارے آئیں گے اور اس کے علاوہ معدنیات ہیں اور پھر جغرافیہ پہ یہ گفتگو بھی آسکتی ہے جو تاریخی جغرافیہ سے تعلق رکھتی ہے کہ اس کا جغرافیہ بدلتا رہا ہے کسی زمانے میں اس کا جغرافیہ یہ تھا آج اس کا یہ جغرافیہ ہے۔ حدود اربعہ تبدیل ہوا ہے تو کیوں ہوا ہے۔ اور پھر قومیں کون کون سی آباد ہیں۔ ان قوموں کی تاریخ کیا ہے۔ ان کا مزاج، ان کے بولنے کی طرز، ان کی گفتگو کیا صرف تلفظ کا اختلاف رکھتی ہے یا زبانوں کا بھی اختلاف۔ مثلاً انگلستان کے حوالے سے آئرلینڈ کا ایک تعارف ہے۔ آئرش قوم کا تعارف ہے وہ یو۔کے۔ کے اندر داخل کر کے جو شمالی آئرلینڈ ہے اس کو بیان کیا جا سکتا ہے۔ تو ویلز ہے، سکاٹ لینڈ ہے، پھر ان کی روایات۔ یہ درست ہے کہ آپ گانے اور نغمے وغیرہ اور میوزک وغیرہ کے قائل نہیں مگر وہ جو خاص وقت رات کو مارچ پریڈ کرتے ہیں، شام کو قلعہ میں اور وہ خاص قسم کی ان کی سکرٹس ہوتی ہیں یہ ہی ہوئی جو مرد بھی پہنتے ہیں تو وہ سکاٹش کلچر ہے اس کے اوپر سے ایک سرسری نظر ڈال کر لوگوں کو بتانا کہ یہ ہوتا ہے تفنناً اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ سارا دن دوسرے پروگرام آپ دیکھتے رہتے ہیں وہ کیا کیا دیکھتے رہتے ہیں وہاں۔ ہم ویسے تو نہیں بن سکتے مگر جو ایک قومی حالت ہے جو بد اخلاقی کا مظہر نہیں بلکہ روایات سے تعلق رکھتی ہے اس پر اچٹتی ہوئی نظر ڈال لینا کوئی گناہ نہیں ہے اور ایم۔ ٹی۔ اے۔ اتنے حصے کو اسی طریق پر پیش کرے کہ یہ حقائق ہیں لیکن حقائق میں بعض جگہ آپ کے قدم رک جائیں گے۔ اگر حقائق یہ ہوں کہ ڈانس ہو رہے ہیں، نائٹ کلب ہے تو وہاں جا کر ایم۔ ٹی۔ اے۔ کے قدم رک جائیں گے آپ کہہ سکتے ہیں کہ حقائق اور بھی ہیں یہ یہ بھی ہیں لیکن ہم وہاں قدم نہیں رکھ سکتے۔ تو عقل کے ساتھ اگر ایسے پروگرام بنائیں تو مذہبی حدود کو قائم رکھتے ہوئے بھی معاشرے کی تصویریں اور تہذیب اور تمدن کی تصویریں کھینچی جا سکتی ہیں اور پھر وہاں کی انڈسٹری، وہاں کی اقتصادیات، تجارتیں کہاں کہاں سے ہو رہی ہیں، کتنے بڑے بڑے تجارتی مرکز ہیں۔ اب تجارت کی بات کریں گے تو بہت سی ایسی باتیں بھی آپ ملک کے حوالے سے بیان کریں گے جسے سننے والے دنیا کے مختلف تاجر کئی قسم کے ارادے باندھ لیں گے۔ ان کو پہلے خیال بھی نہیں آیا ہو گا کہ ہم اس معاملے میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حصہ لے کر اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنا سکتے ہیں مگر یہ پروگرام ان کے ذہن میں نئی نئی لہریں پیدا کریں گے۔ نئی نئی کھڑکیاں کھولیں گے سوچ کی۔ تو یہ بھی بتایا جا سکتا ہے کس طرح ہوتی ہے، کیا تجارت ہوتی ہے، درآمد کیا کیا ہوتی ہے، برآمد کیا کیا ہوتی ہے۔ اب یہ بھی تقریر نہیں کرنی بلکہ انداز وہ ہیں جو ٹیلی ویژن کو دلچسپ بنانے کا انداز ہوتا ہے۔ کہیں قافلے لوڈ ہو رہے ہیں سامان۔ بڑے بڑے۔ یہاں کی جو پورٹس ہیں اور جہاز لوڈ ہو رہے ہیں، ہوائی جہازوں کی پورٹس کے اوپر وہاں سے سامان اتر رہے ہیں اور اس طرح جا رہے ہیں۔ مارکیٹ، منڈیاں لگی ہوئی ہیں، یہ نظارے دکھا دکھا کر آپ یہ تقریریں پس منظر میں کر سکتے ہیں لیکن باقاعدہ اچکن پہن کر اور باقاعدہ بٹن بند کر کے تقریر کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ بہت اچھا لگتا ہے مگر اپنے محل پر ہو تو اس پروگرام کو بھی تقریری پروگرام نہیں بنانا مگر واقعاتی پروگرام بنانا ہے جس میں تقریر کا پہلو بعض دفعہ ایسی آواز ہی کی صورت میں رہتا ہے جس کا بولنے والا نظر بھی نہیں آ رہا ہوتا اور بہت اچھا لگتا ہے، اس کی آواز میں ایک وقار ہوتا ہے، ایک خاص طرز ہے تو یہ طرزیں جو اچھی ہیں یہ ان سے سیکھنا منع تو نہیں ہے ان چیزوں میں ان کی طرزیں اختیار کریں لیکن وہاں بھی یاد رکھیں کہ جہاں تکلف آ جائے جہاں پیسہ خرچ کرنا پڑے جہاں غریبانہ پروگرام اجازت ہی نہ دے کہ ان کی طرز کو اختیار کیا جا سکے وہاں قدم روک لیں۔ "وما انا من المتکلفین" کی تعلیم پر عمل کریں، بغیر تکلف کے جو کچھ میسر ہے جو توفیق ہے اس کو پیش کریں لیکن اچھے طریقے سے۔

جس طرح میں نے کھانے کا نیا پروگرام جاری کروایا ہے وہاں خواتین کے ذریعے غریبانہ کھانے سکھانے کا پروگرام تھا اس کے افتتاحی پروگرام میں میں خود شامل ہوا۔ میں نے بتایا کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ لوگ تکلف کر کے اپنی توفیق سے بڑھ کر کھائیں لیکن یہ کہتے ہیں کہ آپ کی توفیق میں جو کچھ ہے اس میں اللہ کے شکر کا حق اس طرح بھی ادا کریں کہ ایسے اچھے طریقے پر کھائیں کہ آپ کو لطف آ رہا ہو اور آپ کا ذوق خدا کے شکر سے ادا کر رہا ہو۔ ورنہ بھونڈا گھر ہو تو وہاں مرغا پکے یا مچھلی پکے، ہر چیز ایسی بے ہودہ ہو جاتی ہے کہ ایک لقمہ بھی نہیں کھایا جاتا وہاں۔ تو سلیقے کی بات کر رہا ہوں۔ روپے پیسے کے نچھاور کرنے کی بات نہیں کر رہا۔ سلیقے کے اندر رہتے ہوئے آپ اپنے پروگراموں کو بہت دلچسپ بنا سکتے ہیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی نمونے بن سکتے ہیں۔

(مسلسل ملاحظہ فرمائیں اگلے صفحہ پر)

تو اس پہلو سے ملک کی تاریخ کو مختلف طور پر پیش کرنا ملک کے تاریخی ہیرو ہیں۔ ان کی باتیں HEROES جن کو انگریزی میں کہتے ہیں ہم اردو میں ہیرو کہتے ہیں ان کو۔ ہیرو ہیں کہیں وہ شاعر ہیں کہیں شیکسپیئر کی باتیں ہوں گی، کہیں شیروڈ فارسٹ میں چلے جائیں گے آپ اور وہ رابن ہڈ اور پھر جان جو اس کا مسخرہ اس کے ساتھ چلتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اب اس میں بعض دفعہ جو فلمیں ہیں ایسی ان میں سے چند لمحے کے سین اٹھانے کی قانون اجازت دیتا ہے، اور وہ اٹھائی جا سکتی ہیں وہاں سے۔ تو نئی فلم تو نہیں بنانی۔ مگر جب رابن ہڈ (ROBIN HOOD) کی بات کریں گے تو وہاں شیروڈ فارسٹ کا نظارہ تو دکھائیں اور پھر وہ دکھا دیں اتنے اتنے اقتباس جتنے قانون دکھانے کی اجازت دیتا ہے کہ یہ ہوتا تھا رابن ہڈ کا۔ اس طرح تیر اندازی ہوا کرتی تھی اور پھر دوسرے FOLK - LORE ہیں مختلف ملکوں کے مختلف ہیں امریکہ میں ڈیوی کروکیٹ کی باتیں ہوتی ہیں اسی طرح سوئٹزرلینڈ کے ہیرو ہیں جن کے اوپر بڑی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ بیوروولف ہے ناروے کا۔ اس کے متعلق بھی کئی پروگرام فلمائے جا چکے ہیں۔ تو ملکی ہیروز کی بھی باتیں کریں اور اس میں سیاسی ہیرو عامتہ الناس کا ہیرو، اس کا کردار کیا تھا۔ اس پر کیسے کیسے گانے بنائے گئے۔ قوم کے اوپر کس طرح وہ اثر انداز ہوا۔ اور پھر سیاسی ہیرو ہیں، فوجی ہیرو ہیں جنہوں نے عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے ہیں تو انگلستان کی تاریخ میں یہ آپ غور کریں تو بے شمار پروگرام ہر جگہ آپ کو دکھائی دینگے جن کو آپ لے سکتے ہیں بیان کر سکتے ہیں اور ساتھ تصویریں بھی دکھا سکتے ہیں اگرچہ کھڑی تصویریں ہوں ہمارے پروگراموں کا حیات گروپ ہے مثلاً اس میں بعض ایسے پروگرام بنانے والے ہیں جنہوں نے اپنی ذہانت سے کھڑی تصویروں سے تصویر بنائی ہے لیکن کچھ دیر تک انسان کو پتہ نہیں چلتا کہ یہ تصویر ہے اور کھڑی ہے مثلاً وہ تصویر کے ایک حصے سے شروع کیا اور کیمرے کو حرکت دی ہے۔ اور لگتا یہ ہے وہ ساری تصویر حرکت کر رہی ہے اور تصویر سے کھینچنا اگر اچھا تصویر کھینچنے والا فن جانتا ہو تو یہ تنوع ضرور پیدا کر دیتا ہے۔ باقی پروگرام موومی ہوں مگر تصویر دکھانے کے لئے آپ کے پاس یہ تو ممکن نہیں کہ ہر جگہ پہنچ سکیں۔ جب میں ناروے میں ایک موقعہ پر ایک چھوٹی فیری میں سفر کر رہا تھا تو ایک گھنٹہ میں نے اپنے عام کیمرے سے اس پر تجربے کئے اور وہ جو فیری میں اس علاقے کی تصویروں کے رسالے پڑے ہوئے تھے ان کو اپنی بچی کو پکڑا کے کہ تم یہاں رکھو اور میں تصویر کھینچ کے دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس سے کوئی VIDEO EFFECT پیدا ہو سکتا ہے کہ نہیں تو جب وہ دیکھی تو میں حیران رہ گیا دیکھ کے مجھے پتہ تھا اس لئے میں جانتا تھا ورنہ بعض دفعہ تو لگتا ہی نہیں تھا کہ یہ تصویر سے تصویر اتاری ہوئی ہے تو آپ استعمال کریں ذہن کو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذہن کو بڑی صلاحیتیں عطا کی ہوئی ہیں اس دنیا کے اوپر EXPLORE کریں جو خدا نے آپ کے ہر ایک کے ذہن میں رکھی ہوئی ہے تو بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے۔

اب ہندوستان کو اگر اپنی فلمیں بنانی ہوں تو ہمالیہ کو پیش کرنا پڑے گا۔ ہمالیہ کے ذکر کے بغیر تو ہندوستان کے تو کوئی معنی نہیں ہیں جب آپ پاکستان جائیں گے تو وہاں K.2 کی چوٹیاں ہیں دوسرے ایسے پہاڑی علاقے ہیں درہ خیبر ہے ان کی تصویریں کھینچی ہوں گی کچھ تصویریں تو آپ کھینچ سکتے ہیں آسانی سے کچھ آپ ایسی یونینز (UNIONS) سے لے سکتے ہیں جو ٹائی کنگ کے طور پر گئیں اور ان کے اچھے معیار کی فوٹوگرافی انہوں نے کی ہوئی ہے وہ تعاون کرتے ہیں ایسے لوگ۔ اور پھر کچھ تصویریں بڑے بڑے اچھے کمپنیوں کے کیلنڈر شائع ہوتے ہیں ان سے آپ لے سکتے ہیں مگر پروگرام آپ نے تصویری بنانا ہے صرف تقریری نہیں بنانا، یہ میں سمجھا رہا ہوں اور پھر تاریخ کو ان مقامات کے حوالے سے بیان کرنا۔ اگر آپ اٹلی میں کام کر رہے ہیں تو اٹلی میں وہ غاریں دکھانی ہوں گی جن میں عیسائی کسی زمانے میں پناہ لیا کرتے تھے یعنی وہ عیسائی جو موحدین تھے اور محض توحید سے چمٹے رہنے کے نتیجے میں ان کو سزا ملی ہے۔ اس پہلو سے جو آج پاکستان میں جماعت احمدیہ سے ہو رہا ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک اور دلیل ہے توحید ہی کی وجہ سے سب دکھ ہیں "لا الہ الا اللہ" کا کلمہ ہے جو احمدی کی زبان سے ان کو تکلیف دیتا ہے اور اس پر یہ طرح طرح کی سزائیں دیتے اور طرح طرح کے جتن کرتے ہیں کہ کسی طرح احمدی اس کلمے سے اپنا تعلق توڑ لیں تو اس قسم کے پروگرام جب ہوں گے تو پھر وہ بھی دکھانے ہوں گے۔

اب پاکستان کی بات ہوئی ہے تو شہداء کے علاقہ کے گاؤں دکھانے چاہئیں۔ ان کا رہن سہن ان کا غریبانہ طریق، لوگوں سے ان کے متعلق انٹرویو کہ کیسے لوگ تھے یہ، کیا کبھی کسی کو دکھ دیا، کیا تکلیف پہنچاتے رہے ان کے قتل کے متعلق تمہارا کیا نظریہ ہے تو غیروں کے انٹرویو لئے جائیں اور ایک سفر کا معمولی خرچ ہے اس میں بہت اچھی فلم تیار ہو سکتی ہے۔

پھر اس کے علاوہ جو تعلیمی کوائف ملکوں کے اور ان کے معیار تعلیم، اخلاق، کھیلیں، زراعت زراعت کے طریق اور قومی کہانیاں یعنی دیو مالائی جو ہیں وہاں کی، وہ کیا کیا ہیں، ان میں کسی اچھے لکھنے والے نے کوئی کتاب لکھی ہو جو شہرت پکڑ گئی ہو اور وہ کہانیاں سب دنیا میں رائج ہیں۔ مثلاً جس طرح عرب دنیا سے "علی بابا چالیس چور" کی کہانی اتنی مقبول ہوئی کہ دنیا کی ہر زبان میں ہر قوم سے متعارف ہو چکی ہے اسی طرح الف لیلہ کی ایک وہ لازوال کہانی ہے جس نے تمام دنیا میں گھر کر لیا ہے تو ایسی کہانیاں جو دیو مالائی ہوں یا جیسی بھی ہوں مگر لکھنے والے نے ایک غیر معمولی ذہانت کا اظہار کیا ہے جس نے تمام دنیا کے ذوق کو اپیل کی ہے اور عالمی طور پر ان کا اعتراف ہو گیا ہے ایسے ہر ملک میں لکھنے والے بھی ہوتے ہیں۔ اب بنگال جائیں گے تو ٹیگور کے ادبی ذکر کے بغیر بنگال کی بات پوری نہیں ہو سکتی۔

پھر قربانی کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کے دائرے میں خاندانوں نے جو قربانیاں دی ہیں احمدیت وہاں کب آئی اور ملکوں کے لحاظ سے اگر عیسائیت ہے تو عیسائیت وہاں کب آئی تھی کس ذریعے سے آئی تھی۔ اب اہل یورپ اگر اس تاریخ کا کھوج لگائیں تو خود ان میں سے بھی اکثر کو تعجب ہوگا کہ اکثر صورتوں میں تلوار کے ساتھ آئی ہے اور عیسائیت کے ساتھ جبر کی تاریخ ایسی باندھی گئی ہے کہ غیروں ہی کے معاملے میں نہیں خود اپنے معاملوں میں عیسائیت نے اتنے جبر روا رکھے ہیں اور اتنے مظالم کئے ہیں کہ انکو تاریخ کے صفحوں میں دبائے بیٹھے ہیں اور اسلام پر حملے کرتے ہیں تو حملے کی تیزی سے نہیں۔ حقائق کے طور پر ان لوگوں کو سمجھانے کے لئے کہ "چھاج بولے تو بولے چھلنی کیا بولے" تمہیں کیا حق ہے اسلام پر حملہ کرنے کا جب کہ تمہارا اپنا یہ حال ہے مذہبی دیوانوں کا قصور ہوتا ہے مذہب کا نہیں ہوا کرتا۔ ہم عیسائیت کو تو ملعون نہیں کرتے کہ عیسائیت نے یہ تعلیم دی تھی جن ظالموں نے عیسائیت کا حلیہ بگاڑا ان پر افسوس کرتے ہیں تو تمہیں کیا حق ہے کہ ان ظالموں کو جو تمہارے ہاں بھی بہت کثرت سے پیدا ہوئے جب وہ اسی حلیئے میں اسلام میں سر اٹھاتے ہیں تو ان کی ذمہ داری اسلام پر ڈال دیتے ہو۔ جو منہ کالا انہوں نے اپنا کیا ہے ان کی سیاہی اسلام کے منہ پر پھیرنے لگ جاتے ہو۔ اب یہ اس کو مستقل مضمون تو نہیں بنایا جا سکتا لیکن جہاں جہاں یہ جھلکیاں نظر آئیں وہاں اس سے ملتا جلتا تبصرہ آ سکتا ہے اور اچھے طریق پر آ سکتا ہے تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے غلطی سے کہ ہم ان کے داغ کھول رہے ہیں بلکہ ایک چلتی ہوئی تاریخ کا حصہ ہے اس سے سبق لے رہے ہیں

پھر قرآن کریم نے بار بار ان جگہوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جو قوموں کے لئے عبرت کا نشان ہیں ان عبرت کی جگہوں کی تلاش اور ان سے تعلق والے واقعات کو اجاگر کرنا اور ہر قوم میں ایسی عبرت گاہیں موجود ہیں جہاں کوئی قوم کسی عروج کے بعد زوال پہ پہنچی ہے اور اس کے پیچھے کوئی ایسی داستان ضرور ہے جس میں اس نے خدا تعالیٰ کی توحید سے منہ موڑا ہے اور شرک میں مبتلا ہوئی ہے اور پھر اس پر یہ سزاوار ہوئی ہے قرآن کریم نے اس مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ "سیروا فی الارض" دنیا میں سیر کرو اور دیکھو مکذبین کی اور ان لوگوں کی کیسی عاقبت تھی اور ساتھ فرمایا "کان اکثرھم مشرکین" یا الفاظ شائد مختلف ہوں لیکن ان میں سے اکثر مشرک تھے۔ یہ مضمون کے لحاظ سے بعینہٖ یہی بیان فرمایا ہے تو یہ معلوم ہوگا کہ دنیا کی تاریخ میں اکثر جگہ جہاں بھی آپ کو عبرت گاہیں دکھائی دیں گی اس سے پیچھے ایک شرک کی تاریخ ہوگی اور وہ لوگ جو دفن ہوئے ہیں وہ ضرور مشرک ہوں گے۔

پس پومپیائی ہو پومپے ہو یا جو بھی آپ اس کو کہیں یا دوسرے ایسے عبرت کے مقام جہاں بڑی قومیں اپنے عروج کے بعد زیر زمین دفن ہو گئیں ان کی تاریخ جب یہ نکالتے ہیں تو شرک کے نشانات وہاں ملتے ہیں۔ اب لاڑکانے ہی میں جو پرانی تہذیب دفن ہے موہنجوداڑو یعنی موت کی ڈھیری یا موت کا ٹیلہ۔ وہاں سے بھی شرک کے آثار نکل رہے ہیں اور ان آثار کو دیکھ کر یہ مغربی محققین یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس زمانے میں شرک ہی شرک تھا اور تھا ہی کچھ نہیں حالانکہ یہ اس وقت ہلاک ہونے والی قومیں تھیں جب وہ بڑے لمبے سفر طے کر کے اپنے تمدن کے عروج کو جا پہنچی تھیں اور اس وقت ہوا جب وہ مشرک ہو چکی تھیں ان کا آغاز اور تھا اور انجام اس وقت ہوا جب وہ مشرک ہو چکی تھیں۔ تو وہاں سے پھر شرک کے ہی دبے ہوئے آثار ملتے تھے اور کیا تھا اور قرآن ایک ہی کتاب ہے جس نے اس طرف انگلی اٹھائی ہے کہ تم ان کا تفحص کرو، ان کی

تحقیق کرو، ان کا تتبع کرو اور تم یہ دیکھ کر خود یہ معلوم کر لو گے کہ یہ مشرک لوگ تھے جن کو خدا نے اچانک دفن کیا ہے۔ اور صفحہ ہستی سے مٹایا ہے۔ تو ان مشرکین کے انجام کی تاریخ بھی ملکوں میں جگہ جگہ پھیلی پڑی ہے تو اس حوالے سے ان کے متعلق ان کے تاریخی پس منظر بتانا مثلاً مایا قوم ہے تو وہ کون تھی کتنا لمبا عرصہ عروج کا ہوا پھر کیوں آناً فاناً وہ مٹا دی گئی۔ ان کے محل ابھی تک اسی طرح کھڑے ہیں۔

ساؤتھ افریقہ میں وہ جو مایا قوم نے ایک لمبا عرصہ حکومت کی ہے اب وہ لوگ موجود ہیں لیکن ان کی سطوت جاتی رہی۔ ان کی شان و شوکت ہاتھ سے نکل گئی اور یہ معمہ آج تک نہیں حل ہو سکا کسی سے کہ ان پر کیا بپتا ٹوٹی تھی۔ ہوا کیا تھا ان کے ساتھ۔ ایک شہر دریافت ہوا ہے جو بہت خوبصورت علاقے میں پہاڑی علاقوں میں بڑے بڑے درخت اور جنگل ہیں ان کے اندر گھرا ہوا آج تک یعنی چند سالوں تک انسانی نظر سے اوجھل رہا تھا اور ہیلی کاپٹر کے ذریعہ گزرتے ہوئے کسی کی وہاں نظر پڑی تو پھر تعجب ہوا۔ پھر وہاں کھوج لگانے والے بھیجے گئے بڑی مشکل سے وہاں پہنچے تو یوں لگتا ہے جیسے پورا آباد شہر چھوڑ کر کوئی قوم کہیں جا کے سو گئی ہے۔ کوئی وہاں لڑائی کے آثار نہیں ہیں کسی طوفان کے آثار نہیں ہیں، ہنستا کھیلتا، رستا بستا شہر اچانک۔۔۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے جادو ہو گیا ہو وہ خالی ہو گیا تو عبرت کے ہر جگہ مختلف سامان موجود ہیں جن جگہوں میں بھی وہاں سے تصویریں لی جا سکتی ہیں اور اگر وہاں رسائی نہ ہو تو اسی کے متعلق بہت سی کتابیں موجود ہیں، رسالے موجود ہیں، ڈاکیومینٹری موجود ہیں۔ ان علاقوں کے لوگ اپنے لئے وہ مضمون چن سکتے ہیں اور ان کو دکھا کر دیدہ زیب پروگرام بنا سکتے ہیں جو تقریر نہیں ہو گی بلکہ ایک فلمی پروگرام ہو گا جو ویڈیو کے شایان شان ہو۔

ایسے بہت سے پروگراموں کی ضرورت ہے۔ وہاں کے کہیں ہیں ان قصیلوں کی تصویریں وہاں کی کہانیں ڈالنے کے طریق ہیں یہ بچوں کے لئے بھی آوجہیں سپیشل پروگرام بنانے ہوں گے۔ پرندے، جانور، شکار ——— MIGRATORY BIRDS جو سفری پرندے ہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں۔ کون سے ایسے محرکات ہیں یا ہو جاتے ہیں جو ان کو سفر کرنے پہ مجبور کرتے ہیں اور ان کے سفر کرنے کے طریقے کیا ہیں۔ وہاں کے کیڑے مکوڑے، ان کے متعلق نئی معلومات کے مطابق جو تحقیق ہوئی ہے ان کے رہنے سہنے کے طریق، وہاں کی ہر چیز ایک دلچسپی کا موجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے اوپر جہاں بھی نظر ڈالیں گے آپ جس جگہ بھی دیکھیں گے غور کر کے دیکھیں تو آپ بے اختیار دل سے "تبارک اللہ احسن الخالقین" کی آواز اٹھتی ہے اور اگر یہ حوالہ دیا جائے تو وہی پروگرام جو بظاہر مغربی اور سیکولر ہیں وہ اچانک مذہبی پروگرام بن جاتے ہیں۔ تو ان پروگراموں کو بعض دفعہ ان لوگوں سے مانگنے سے بھی مل جاتے ہیں۔ میں نے ایم۔ ٹی۔ اے۔ کو اس کام پہ لگایا ہوا ہے، خط و کتابت کر رہے ہیں بہت سی جگہ تصویریں انہوں نے دی ہیں کہ ٹھیک ہے آپ لے لیں۔ بعض جگہ ہم نے ان سے اجازت مانگی کہ آپ نے کہیں کوئی زیادہ ننگ دکھایا ہے ہم برداشت نہیں کر سکتے ایم۔ ٹی۔ اے۔ میں تو بہر حال مناسب نہیں ہے تو انہوں نے یہ بھی اجازت دے دی ہے کہ اس حصے کو کاٹ لو لیکن ہمارا نام بتانا ہو گا کہ یہ فلاں نے بنائی تھی اور اجازت دی تھی۔ تو آپ بھی مختلف علاقوں میں کوشش کر سکتے ہیں۔

اب جرمن تہذیب، جرمن تمدن اس کی تاریخ، اس کی ترقی، تنزل، جغرافیائی تبدیلیاں، عادات، مزاج، شمال جنوب کا فرق قوموں کے اعتبار سے خواہ ایک قوم ہو ان کے علاقائی روایات کے لحاظ سے ان کے مزاج بدل جاتے ہیں۔ جرمنی میں خصوصیت سے یہ بات قابل غور ہے۔ تو ان سب پروگراموں میں آپ اگر دلچسپی لیں تو کچھ وقت ضرور لگے گا میں صبر سے چند مہینے اور بھی انتظار کروں گا لیکن توقع رکھتا ہوں کہ جب یہ آنے شروع ہو جائیں تو پھر اس کثرت سے آئیں گے کہ ہمارے ہاں یہ جو شکایت پیدا ہو رہی ہے کہ ایک ہی طرح کی باتیں ہو رہی ہیں اس کا ازالہ ہو جائے گا۔

بنیادی پروگرام تو بہر حال تعلیم و تربیت کا ہے۔ دلچسپی کے پروگرام بھی ہوں گے وہ بھی تعلیم و تربیت ہی کے ہوں گے لیکن اگر وہ نہ بھی ہوں تو جس طرح اب چھ گھنٹے یا سات سات گھنٹے سکول میں جا کے بیٹھتے ہیں وہاں دلچسپی کی خاطر تو نہیں جاتے علم حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ تو اصل ٹیلی ویژن کے سامنے بعض نازک مزاج جلدی بور ہو جاتے ہیں ان کو مخاطب کر کے میں کہہ رہا ہوں کہ ان کو اپنی تربیت کرنی چاہئے۔ یہ انتہائی ضروری دینی تربیت کے پروگرام ہیں، علمی تربیت کے پروگرام ہیں، اور آپ کے دماغ کو روشن کریں گے، آپ کے دماغ کو نئی وسعتیں دیں گے ان پروگراموں کا ذوق اگر نہیں ہے تو پیدا کریں اور کوشش سے پیدا کریں۔ اپنے بچوں میں ان کا ذوق پیدا کریں ورنہ آج کل جو ذوق ہے ہم اس کی پیروی نہیں کر سکتے وہ جاہل بنانے والے پروگرام ہیں بچوں کا ذوق اب اس طرف منتقل ہو رہا ہے سارے مغرب میں کہ فرضی آدمی سپرمین ہے کوئی، سپر بیٹ بنی ہوئی ہے کوئی، سپر سپائیڈر بن گیا ہے۔ کوئی مکڑا سپر ہے کوئی چمگادڑ سپر ہے اور فرضی کہانیاں ایسا پاگل کر رہی ہیں بچوں کو کہ ہوش ہی نہیں رہی ان کو۔ دماغوں کے دائرے ہی مختلف ہو گئے ہیں، انسانی دائرے سے ہٹ کر ایسی جگہ وہ دائرے ممتد ہو رہے ہیں جہاں حقیقت کا وجود ہی کوئی نہیں ہے اور اس پر یہاں کے اہل دانش بھی فکر کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمارا تعلیمی معیار گرنے کی بڑی وجہ ٹیلی ویژن ہے اور باتیں سوچ رہے ہو، خواہ مخواہ نظام بدلنے کی باتیں کر رہے ہو۔ یہ ٹیلی ویژن کو ٹھیک کرو پہلے۔ ہمارے بچوں کو یہ ٹیلی ویژن کے پروگرام پاگل بنا رہے ہیں۔

پھر ایک محقق نے یہ جائزہ لیا اس نے کہا کہ پڑھنے کی عادت ہی نہیں بچوں میں رہی۔ اور وہ جو پڑھنے سے انسان کو علم حاصل ہوتا ہے کتابوں کا شوق، کتابوں کے بغیر انسان سو نہ سکے یہ ایسی اچھی روایات تھیں ہماری یعنی انسان کی کہ جن کو ٹیلی ویژن نے آ کے برباد کر دیا ہے۔ تو ٹیلی ویژن کے فائدے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ضرور ہیں اور ہم ان فائدوں کی حد تک رہیں گے انشاء اللہ اور بھرپور فائدہ حاصل کریں گے لیکن جو نقصانات کے پہلو ہیں ان سے بچنا ضروری ہے اس لئے کسی کو نہ بھی دلچسپی پیدا ہو تو کوشش کر کے ان پروگراموں میں حصہ لے کچھ دیر کے بعد ضرور دلچسپی پیدا ہو گی کیونکہ علم علم ہی ہے۔ یہ کوئی فرضی کہانی تو نہیں کہ آئی اور چلی گئی اور کچھ دیر کے لئے ہیجان پیدا کر گئی۔ علم کا جو لطف ہے وہ دائمی ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے پیچھے جو زمین چھوڑ کے جاتا ہے وہ زرخیز زمین ہوتی ہے۔ سیلاب اچھے تو نہیں لگتے لیکن جب سیلاب آتے ہیں تو اپنے پیچھے ایک دائمی اچھی زرخیز مٹی ضرور چھوڑ جاتے ہیں۔ تو سیلاب ہی سمجھ لیں اس کو لیکن یہ مٹی ضرور چھوڑے گا وہ زرخیز مٹی چھوڑے گا جہاں آپ کے خیالات پاکیزہ رنگ میں نشو و نما پائیں گے جہاں آپ کے اندر نئی عظمتیں پیدا ہوں گی آپ کو نئی وسعتیں عطا ہوں گی۔

تو اللہ کرے ہمیں یہ ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق ملے اور جماعت پوری طرح استفادہ کرے جہاں جہاں میں نے یہ باتیں کی ہیں کہ کوشش کرو یہ مراد نہیں ہے کہ نعوذ باللہ جماعت میں دلچسپی نہیں ہے۔ بکثرت دلچسپی ہے یہاں تک کہ چھوٹے بچوں کے متعلق مائیں لکھتی ہیں کہ وہ ہمیں دوسرے پروگرام اب دیکھنے ہی نہیں دیتے اور ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ ان کو پتہ تو کچھ لگ نہیں رہا ہوا کیا ہے لیکن لگتا ہے کہ وہ مسحور ہو گئے ہیں ایم۔ ٹی۔ اے۔ کے پروگراموں سے۔ ہر وقت یہی شور ہوتا ہے کہ ہم یہی پروگرام لگائیں گے۔ اس لئے جو میں نے ذکر کیا تھا اس لئے کہ کہیں شاذ کے طور پر ایک آدھ خط یہ بھی مل جاتا ہے اور میں نے سوچا کہ بہت سارے اور بھی ہوں گے جو لکھتے نہیں، شرم محسوس کرتے ہوں تو ان کی آواز کو بھی میں سب تک پہنچا دوں اور ان کو مطمئن کرنے کی بھی کوشش کروں۔ اللہ کرے کہ ہمارے پروگرام دن بدن بہتر ہوتے چلے جائیں اور نیا سال پچھلے سال سے بہت بہتر طلوع ہو اور بہت بہتر حالت میں غروب ہو اور اس کی تکلیفیں بھی تھوڑی اور عارضی ہوں

اور اس سال کی برکتیں بھی ہمیشہ رہنے والی دائمی ہوں۔ السلام علیکم۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے فرمایا:

ماریشس میں بھی اب۔ مل گئی ہے اجازت۔ بتا دیا تھا میں نے پہلے کہ نہیں بتایا شاید اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماریشس سے شمس تیجو صاحب کا فون آیا تھا کہ اس وقت پارلیمنٹ بیٹھی ہوئی ہے اور غور ہو رہا ہے کہ ڈش انٹینا کی اجازت دینی ہے کہ نہیں اور دعا کریں اور پھر میں آپکو دوبارہ فون کروں گا۔ یعنی میں تو نہیں سن سکا جس نے میرے لئے بتا انہوں نے پیغام دیا ہے اور الحمدللہ کہ چند گھنٹوں کے بعد فون آ گیا کہ اللہ کے فضل کے ساتھ ڈش انٹینا کی اجازت ہو گئی ہے اور جو مفید بابرکت پروگرام ماریشس سے شروع ہوا تھا اب اہل ماریشس اس سے محروم نہیں رہے۔

(بشکریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۳ تا ۹ فروری ۱۹۹۵ء)

جلسہ سالانہ برطانیہ

اس مرتبہ جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ جولائی ۱۹۹۵ء کو ـــ اسلام آباد ٹلفورڈ لندن میں منعقد ہوگا۔

احباب جلسہ میں زیادہ سے زیادہ شرکت کی کوشش کریں اور اس جلسہ کے انتہائی بابرکت اور کامیاب ہونے کیلئے بھی دعائیں کرتے رہیں۔

ادارہ

منظوری مجلس عاملہ انصار اللہ بھارت برائے سال ۹۵ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۹۵ء کے لئے درج ذیل مجلس عاملہ انصار اللہ کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور سب کو حضور انور کے منشاء مبارک کے مطابق خدمات سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مکرم و محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد	نائب صدر اوّل
مکرم و محترم مولوی فیض احمد صاحب	قائد عمومی
مکرم و محترم مولوی عنایت اللہ صاحب	قائد مال
مکرم و محترم بشارت احمد صاحب حیدر	قائد تجنید
مکرم و محترم سید شہامت علی صاحب	قائد تعلیم
مکرم و محترم منیر احمد صاحب خادم	قائد تربیت
مکرم و محترم حکیم بدرالدین صاحب عامل	قائد تبلیغ
مکرم و محترم شکیل احمد صاحب طاہر	قائد اشاعت
مکرم و محترم ممتاز احمد صاحب ہاشمی	قائد تحریک جدید
مکرم و محترم سید تنویر احمد صاحب	قائد وقف جدید
مکرم و محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر	قائد ایثار
مکرم و محترم مولوی عبدالکریم صاحب ملکانہ	قائد ذہانت و صحت جسمانی
مکرم و محترم قریشی محمد شفیع عابد صاحب	قائد آڈیٹر

اعلان نکاح

مکرم ظہیر احمد صاحب جاوید ابن مکرم مظاہر حسین صاحب قادیان کا نکاح عزیزہ زیبا نوشین بنت مکرم محمد ایوب صاحب ساکن بھاگلپور کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار (۱۵۰۰۰) روپے حق مہر پر ۲۷ دسمبر ۱۹۹۴ء کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے مسجد اقصےٰ میں پڑھا (اعانت بدر ۵۰/- روپے)

(ادارہ)

بقیہ صفحہ ۴ ایک اہم مکتوب

کوتہ بین لوگ یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ جس حالت میں اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں یہ پیشگوئی شائع کی گئی تھی کہ بعض لڑکے کم عمری میں فوت ہوں گے تو کیا یہ ضرور نہ تھا کہ وہ پیشگوئی پوری ہوتی فی الحقیقت بشیر کی خورد سالی کی موت نے ایک پیشگوئی کو پورا کیا جو اس کی موت سے تین سال پہلے کی گئی تھی سو دانا کے لئے زیادہ معرفت کا محل ہے نہ انکار اور حیرت کا۔ اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے پسر متوفی کے اپنے الہام میں کئی نام رکھے اُن میں سے ایک بشیر اور ایک عنموائیل اور ایک خدا با ... ست و رحمت حق بامامت اور ایک ید اللہ بجلال و جمال ہے اور اس کی تعریف میں ایک یہ الہام ہوا کہ جاءَكَ النُّورُ وَهُوَ اَفْضَلُ مِنْكَ یعنی کمالات استعدادیہ میں وہ تجھ سے افضل ہے اور چونکہ اس پسر متوفی کو اس آنے والے فرزند سے تعلقات شدید تھے اور اس کے وجود کے لئے یہ بطور ارہاص تھا اسی لئے الہامی عبارت میں جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو اشتہار میں درج تھی ان دونوں کے ذکر کو ایسا مخلوط کیا گیا کہ گویا ایک ہی ذکر ہے۔

ایک الہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا ہے چنانچہ فرمایا کہ دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ وہی بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے جس کی نسبت فرمایا وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ یخلق ما یشاء یہی حقیقت مالک ہے جو میں نے آپ کو لکھی۔

وافوض امری الی اللّٰہ واللّٰہ بصیر بالعباد

الرّاقم

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب

۲۹ ربیع الاول ۱۳۰۶ھ

۴ دسمبر ۱۸۸۸ء"

(بحوالہ تشحیذ الاذہان قادیان جلد ۳ شمارہ ۱ صفحہ ۴۲ تا ۴۴ بابت ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۲۶ ہجری)

فہرست ناظمین و نائبین صوبائی مجالس انصار اللہ بھارت برائے ۱۹۹۵ء

امسال مجلس انصار اللہ بھارت کے درج ذیل صوبائی ناظمین و نائب ناظمین مقرر کئے گئے ہیں متعلقہ مجالس ان سے تعاون فرمائیں۔

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مکرم سیٹھ بشیر الدین صاحب	ناظم آندھرا پردیش
مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب	نائب ناظم " " "
مکرم محمد صبغت اللہ صاحب	ناظم کرناٹک
مکرم پی ایم کویا صاحب	ناظم کیرالہ
مکرم پی ایم عبداللہ صاحب	نائب ناظم "
مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان	ناظم تامل ناڈو
مکرم حمید اللہ صاحب افغانی	ناظم یو۔ پی
مکرم ملک محمد شریف صاحب	ناظم بہار
مکرم محمود احمد صاحب بانی	ناظم بنگال
مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب	ناظم اڑیسہ
مکرم مبارک احمد صاحب ظفر	ناظم کشمیر
مکرم میر عبدالرحمن صاحب	نائب ناظم کشمیر
مکرم منور احمد صاحب تنویر	ناظم علاقہ پونچھ
مکرم عبدالعظیم صاحب	ناظم علاقہ مہاراشٹر

نوٹ: ـــ تمام مجالس انصار اللہ بھارت کے ناظمین سے درخواست ہے کہ سال ۱۹۹۵ء کا بجٹ فارم اور فارم تشخیص بجٹ جلد پُر کر کے بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔

بدر کی توسیع اشاعت آپکا قومی فریضہ ہے۔ (مینیجر بدر)

وصایا

منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۴۹۷۵:۔

میں قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری ولد مکرم قریشی محمد عبد الرحمن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۲/۹۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ (۲) میں اس وقت گورنمنٹ کا ملازم ہوں میری ماہوار آمد بصورت تنخواہ درج ذیل ہے۔

اصل تنخواہ ۱۹۵۰/- Rs مہنگائی الاؤنس ۱۶۵۸/- Rs O.R ۹۸/- روپے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی زائد آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جو بھی ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ منقولہ جائیداد درج ذیل ہے۔

(۱) ایک عدد گھڑی دستی قیمت ۲۰۰/- روپے (۲) ایک عدد سائیکل قیمت ۵۰۰/- روپے (۳) ایک عدد انگوٹھی الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ نقری ۵۰/- روپے ریڈیو قیمت ۲۵۰/- روپے کل ۱۰۰۰/- روپے۔

مندرجہ بالا منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
بشارت احمد حمید قادیان	قریشی محمد عبد اللہ یادگیر	اسامہ احمدی

وصیت نمبر ۱۴۹۷۶:۔

میں عطیہ بیگم زوجہ مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱/۹۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں البتہ منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۲۱۰۰/- روپے (۲) زیور طلائی گلے کا ہار وزن ۲۴ گرام۔ (۳) گلے کا پچھا ۲ گرام (۴) کان کی بالیاں ۲ جوڑی ۵ گرام کل وزن اکتیس ۳۱ گرام کل قیمت طلائی زیور ۱۳۴۸۵/- روپے (۵) ایک عدد دستی گھڑی قیمت ۵۰۰/- روپے

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے خاوند کی طرف سے ماہوار مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
بشارت احمد حمید قادیان	عطیہ بیگم یادگیر	اسامہ احمدی

وصیت نمبر ۱۴۹۷۷:۔

میں حبیب احمد طارق ولد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگر دی قوم احمدی پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۹۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ خاکسار اس وقت صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہے جس سے خاکسار کو ماہوار مبلغ ۲۲۳۰/- روپے تنخواہ ملتی ہے اس کے علاوہ خاکسار عارضی طور پہ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت میں بطور کلرک خدمت کرتا ہے جس سے مجھے ماہوار مبلغ ۳۵۰/- روپے الاؤنس ملتا ہے مذکورہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ علاوہ ازیں اگر کوئی جائیداد یا آمد اس وصیت کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ؕ

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر موصی قادیان	حبیب احمد طارق قادیان	محمد نعمان قادیان

وصیت نمبر ۱۴۹۷۸:۔

میں امۃ المتین رضوانہ بنت مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۶/۹۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے البتہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) ایک جوڑی کان کے رنگ (۲) تین عدد انگوٹھیاں طلائی جس کا مجموعی وزن ۱۰ گرام ہے موجودہ قیمت اندازاً ۳۸۰۰/- روپے ہے (۳) ایک عدد نقری سکہ ہے جس کی موجودہ قیمت ۵۰/- روپے ہے۔

مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میں ہر ماہ ٹیوشن وغیرہ سے تقریباً ۲۰۰/- روپے ماہوار کی آمد کر لیتی ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد (جو بھی ہوگی) کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید جائیداد یا آمد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع بھی دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ؕ

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ماسٹر محمد ابراہیم والد امۃ المتین رضوانہ قادیان	امۃ المتین رضوانہ قادیان	طاہر احمد ندیم قادیان

تبلیغی و تربیتی مساعی

آگرہ کے معززین کو احمدیہ لٹریچر کی پیشکش

۱۵ر جنوری کو مکرم جناب خواجہ حماد الدین صاحب پبلک ریلیشن پولیس افسر کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا گیا

۱۹ر جنوری کو مکرم جناب رضوان احمد S.S.P آگرہ کی خدمت میں الیس اللہ بکاف عبدہ کی چاندی کی انگوٹھی اور جماعت کا لٹریچر پیش کیا گیا

۲۰ر جنوری ۹۵ء کو مکرم جناب چودھری بدن سنگھ جی مہاراج M.L.A حلقہ فتحپور سیکری آگرہ کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا گیا

عقیل احمد معلم وقف جدید بیرون

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے تیسرے نیشنل یوم تبلیغ کی مختصر کارگزاری

● ـ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ خانپور ملکی نے ۲۱ر تا ۲۷ نومبر ہفتہ تبلیغ منایا اس سلسلہ میں ۲۰ نومبر کو ایک خصوصی جلسہ کیا گیا پروگرام کے مطابق ۱۱ تبلیغی خطوط لکھے گئے ممبرات پر مشتمل گروپوں نے ۶۵ عورتوں کو پیغام حق پہنچایا ۳۶ عدد لٹریچر تقسیم کیا محلہ اسلام پور میں ایک غیر احمدی بہن کے گھر پر اور محلہ خانپور میں احمدی گھر پر تبلیغی جلسہ کیا گیا۔ دونوں جگہ ۳۵ غیر از جماعت ممبرات نے شرکت کی ۲۷ر نومبر کو مسجد احمدیہ میں نماز تہجد با جماعت ادا کی گئی۔ جبکہ ۹ بجے اجتماعی دعا ہوئی اسی دوران گھر گھر جا کر ڈش پر حضور انور کا خطبہ جمعہ سننے کے لئے دعوت دی گئی۔ (ذکیہ تسنیم صدر لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی)

● ـ جماعت احمدیہ پنہ پریم نے ۲۰ تا ۲۷ نومبر ہفتہ تبلیغ منایا جس کا باقاعدہ آغاز اجتماعی دعا سے ہوا دعا کے بعد بارہ افراد پر مشتمل تین وفد ارد گرد کے علاقوں میں تبلیغ کے لئے گئے۔ ۲۷ر نومبر کو با جماعت نماز تہجد ادا کی گئی اور صبح ۹ بجے اجتماعی دعا ہوئی۔ بعدہ خدام و اطفال نیز انصار کے چار گروپ بنا کر چاروں طرف تبلیغ کے لئے گئے۔ دوران ہفتہ تقریباً دو ہزار افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا زبانی تبلیغ کے علاوہ دو ہزار کے قریب کتب و پمفلٹ مفت تقسیم کئے اور ۴۰۰/- روپے کی کتب فروخت کیں۔

(سی۔ ایچ عبد الرحمٰن معلم وقف جدید پنہ پریم)

● ـ لجنہ اماء اللہ کانپور (یوپی) نے ہفتہ تبلیغ ۲۰ تا ۲۶ نومبر منایا ۲۷ر نومبر کو نیشنل یوم تبلیغ کے پروگرام کے تحت ارد گرد کے مضافات میں جا کر تبلیغ کی ۲۵ر نومبر کو زیر تبلیغ بہنوں کو (M.T.A) پر خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ سنانے اور دکھانے کا انتظام کیا۔ سیکرٹری لجنہ نے سبھی بہنوں کی چائے اور بسکٹ سے تواضع کی۔ شام کو تربیتی و تبلیغی جلسہ کیا۔ جس کے بعد کلو اجمیعًا کیا گیا۔ (ثروت جبیں صدر لجنہ)

● ـ جماعت احمدیہ یادگیر نے نیشنل یوم تبلیغ جوش و خروش سے منایا ہر روز کسی نہ کسی حلقہ یا علاقوں کی طرف خدام انصار اور لجنات کے وفود تبلیغ کے لئے گئے اور انفرادی و اجتماعی دعوت الی اللہ سر انجام دی نماز تہجد فجر اور درس کے بعد اجتماعی تلاوت کی گئی۔ ۹ بجے اجتماعی دعا محترم امیر صاحب یادگیر نے کرائی۔ تقریباً پندرہ ہزار افراد تک پیغام احمدیت پہنچایا اور لٹریچر تقسیم کیا ۲۵ر نومبر کو شاہ پور اور یادگیر کے تمام مرد و زن نے حضور انور کا خطبہ جمعہ M.T.A پر سنا۔

۲۷ر نومبر کو بعد دوپہر مستورات کی طرف سے حضور انور اور دیگر علماء کی ویڈیو اور آڈیو کیسٹ دکھائی اور تبلیغی جلسہ ہوا جس میں غیر احمدی و غیر مسلم خواتین نے شرکت کی اور خوشگوار اثر لیا دیگر جماعتی وفود کے علاوہ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر نے چھ افراد کے قافلہ میں دیودرگ کے علاقہ میں تبلیغ کی۔ خدا کے فضل سے ۱۰۴ افراد نے بیعت کی۔ اور ایک نئی جماعت کا قیام ہوا بعد نماز مغرب و عشاء کلو اجمیعًا کیا گیا جس میں غیر از جماعت افراد نے بھی شرکت کی شام کو ایک تبلیغی و تربیتی جلسہ ہوا۔

(نذر الاسلام مبلغ سلسلہ یادگیر)

● ـ لجنہ اماء اللہ سکندر آباد نے ۲۷ر نومبر کو الٰہ دین بلڈنگ میں نماز تہجد و فجر کے بعد اجتماعی دعا سے نیشنل یوم تبلیغ کا آغاز کیا۔ بعد دوپہر صدر لجنہ کے ساتھ دیگر عہدیداران نے محلہ اڈگمیٹ کا تبلیغی دورہ کیا انفرادی و اجتماعی تبلیغ کی ۴۳ کی تعداد میں کتب تقسیم کی گئیں شرک و بدعت سے منع کیا گیا۔ (مرسلہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

● ـ لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ نے ۲۷ر نومبر کو نیشنل یوم تبلیغ منایا صبح کی اجتماعی دعا میں تمام ممبرات نے شرکت کی دن کو۔ گیارہ بجے مستورات کا اور بعد نماز مغرب و عشاء مردوں کا جلسہ ہوا بعدہ کلو اجمیعًا کیا گیا۔ جس میں مکرم سیٹھ محمد میر الدین صاحب نے جملہ افراد جماعت کی دعوت کی۔ جلسہ میں تبلیغی و تربیتی امور بیان ہوئے۔ (نور جہاں نائب صدر لجنہ چنتہ کنٹہ)

آل آسام سالانہ تربیتی و تبلیغی اجتماع

۱۲ر اور ۱۳ر نومبر ۹۴ء کو نرا روپٹا (آسام) میں سالانہ تربیتی و تبلیغی اجتماع منعقد ہوا۔ قادیان سے محترم سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید اور محترم محمد ایوب صاحب ساجد نائب ناظم وقف جدید بیرون، کلکتہ سے محترم ماسٹر مشرق علی صاحب اور محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس تشریف لائے،

پروگرام کا آغاز ۱۲ر نومبر نماز تہجد سے ہوا۔ ۸ بجے لوائے احمدیت محترم امیر صاحب نے لہرایا دوپہر دو بجے تک علمی و ورزشی مقابلہ جات انصار، خدام و اطفال ہوئے بعد نماز ظہر و عصر تربیتی جلسہ کا آغاز ہوا جس میں محترم محمد ایوب صاحب ساجد و محترم سید تنویر احمد صاحب اور خاکسار اور محترم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے مختلف تربیتی پہلوؤں پر تقاریر کیں آخر میں صدر اجلاس محترم امیر صاحب نے بنگالی زبان میں حاضرین کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ بعدہ ڈش انٹینا کا پروگرام بھی اجتماعی طور پہ دیکھا گیا۔

۱۳ر نومبر کی ابتداء بھی نماز تہجد سے ہوئی بعد نماز فجر خدام و اطفال کے بقیہ ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ جس میں سب سے زیادہ دلچسپ کبڈی تھی جو کہ قادیان اور آسام کے مابین ہوئی

۱۳ر نومبر بعد نماز ظہر و عصر جلسہ محترم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت ہائے بنگال و آسام کی صدارت میں شروع ہوا۔ اطراف سے تین صد پچاس غیر احمدی اشخاص نے اس جلسہ میں شرکت کی تلاوت و نظم کے بعد خاکسار کے علاوہ محترم محمد ایوب صاحب ساجد اور محترم سید تنویر احمد صاحب اور محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ آخر میں صدر اجلاس نے بنگالی زبان میں سامعین سے خطاب فرمایا جو کہ کئی گھنٹوں پر مشتمل تھا۔ اس موقعہ پر جماعت کے صدر صاحبان معلمین کرام اور احباب جماعت موجود تھے تقسیم انعام و دعا کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی۔ اس موقعہ پر ۲۰ افراد نے بیعت کی۔ اس جلسہ میں آنے والے حاضرین کے لئے قیام و طعام کا انتظام تھا۔

ڈبروگڑھ بک فیئر میں احمدیہ بک سٹال

۲ر تا ۱۲ر دسمبر ۹۴ء ڈبروگڑھ (آسام) میں ایک مشہور کلب "ملن جیوتی سنگھا" کی جانب سے ملکی سطح پر ایک بک فیئر لگایا گیا آل آسام کے بک سیلرز اور بک پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز کے علاوہ مختلف صوبوں کے لوگوں نے حصہ لیا جماعت احمدیہ ڈبروگڑھ نے بھی اس میں اسٹال لگایا جس میں دو صد کے قریب نمائندوں نے شرکت کی اور لاکھوں افراد تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی جبکہ بہت سا جماعتی لٹریچر اور قرآن مجید کا آسامی ترجمہ فروخت ہوا۔ نیز ہزاروں لوگوں تک مفت لٹریچر پہنچایا۔

آل آسام ساہتیہ سبھا کے صدر نے بک فیئر کا افتتاح فرمایا جب آپ ہمارے اسٹال پر تشریف لائے تو آپ کو قرآن مجید کے آسامی ترجمہ کا تحفہ دیا گیا جسے قبول کرتے ہوئے ... اسی طرح ۱۲ر دسمبر کو ڈپٹی کمشنر آف ڈبروگڑھ جناب

ایس میواڑہ آئی اے ایس کو احمدیہ بک اسٹال پر آنے کی دعوت دی گئی آپ کو بھی لٹریچر دینے کے ساتھ جماعت سے متعارف کیا گیا ہر دو نیز تعلیم یافتہ طبقوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کی تعریف کی جبکہ مولویوں کے ایک گروہ نے جماعت احمدیہ کی مخالفت میں اپنے آپ کو معروف رکھا

(طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ)

یادگیر میں لجنہ و ناصرات کا ہفتہ تحریک جدید اور وقف جدید

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ یادگیر نے ہفتہ تحریک جدید و وقف جدید ماہ دسمبر ۹۴ء میں منایا۔ اس سلسلہ میں ۱۰ / ۱۱ دسمبر کو جلسے کیے گئے جس میں تلاوت اور نظموں کے بعد جلسہ کی اغراض و مقاصد بیان کرنے کے ساتھ چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی گئی کثیر تعداد میں مستورات نے شرکت کی اور سب کی چائے سے تواضع کی گئی۔

(نصرت خاتون جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ یادگیر)

کبیرہ میں کامیاب کرکٹ ٹورنامنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ کبیرہ کی "طاہر اسپورٹنگ کلب" کے تحت ۱۲ سے ۱۵ جنوری ۹۵ء تک کبیرہ (بنگال) میں کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد کیا گیا جس میں مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کے علاوہ ۷ غیر احمدی ٹیموں نے حصہ لیا۔ فائنل میچ ۱۵ر جنوری کو کھیلا گیا۔ جس میں مہمان خصوصی مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کے علاوہ مکرم ماسٹر محمد مشرق علی صاحب امیر جماعت بنگال و آسام بھی شریک تھے۔ جیتنے والی ٹیم کو "طاہر احمد ٹرافی" اور جماعتی لٹریچر بھی دیا گیا۔

(محمد نور الزماں قائد مجلس خدام الاحمدیہ کبیرہ بنگال)

درخواست دعا

● مکرم الحاج شیخ علی احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ (حال معتکف مسجد مبارک قادیان) کی بڑی بیٹی عزیزہ نوشینہ آفرین عطبرہم پور یونیورسٹی سے بی۔اے میں پولیٹیکل سائنس میں فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن حاصل کر کے جواہر لال نہرو یونیورسٹی نئی دہلی میں پولیٹکس ان انٹرنیشنل سٹڈی میں ایم۔ اے کر رہی ہے عزیزہ کو اس کامیابی پر حکومت ہند کی طرف سے نیشنل ایوارڈ بھی ملنے والا ہے عزیزہ امسال جون میں سول سروسز کا امتحان دینے والی ہے اس کی نمایاں کامیابی روشن مستقبل اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعانت بدر /۲۰ روپے (ادارہ)

● مکرم شہزادہ پرویز صاحب آف کلکتہ اپنی بھتیجی جسکے سر میں ٹیومر ہے اپریشن ہونے کے باوجود ذہنی کی صحت پہلے سے خراب ہے اسکی شفائے کاملہ عاجلہ نیز اپنی اور والدین کی صحت و تندرستی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

● محمد اسحاق اسد کے بشیر احمد طاہر آف نیما پوری امسال S L C کا امتحان دے رہے ہیں نمایاں کامیابی اور والدہ کی صحت و سلامتی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے۔

● محمد صادق صاحب احمدی صدر جماعت احمدیہ جبڑ چرلہ اپنی اور اہل و عیال کی صحت و تندرستی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔

● مکرم زبیر احمد صاحب آف کلکتہ کی بیٹی نبیلہ احمد دسویں کے S.C.E.I کا نیز سارہ طیبہ ۸ ویں کا امتحان دے رہی ہیں ہر دو کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ان دنوں مختلف اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں میں سالانہ امتحانات ہو رہے ہیں احمدی طلباء و طالبات کی کامیابی کیلئے دعا کریں

شادی خانہ آبادی و اعلان نکاح

۱۲ر دسمبر ۹۴ء کو مکرم محمد نسیم خان صاحب نائب ایڈیٹر بدر کے چھوٹے بھائی عزیز محمد کلیم خان صاحب مبلغ بنگلور ابن محترم محمد سیف خان صاحب آف سمور (ضلع فتح پور) کی شادی کی تقریب عمل میں آئی اس موقعہ پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائمقام امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد بارات مکرم بشیر احمد صاحب بانگروی درویش قادیان کے مکان پر گئی جہاں بعد دعا رخصتی عمل میں آئی۔

اسی طرح ۱۶ر دسمبر ۹۴ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم موصوف کے دوسرے بیٹے عزیز محمد وسیم خان مبلغ کانپور کا نکاح بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیزہ امۃ الحفیظ جمیلہ بنت مکرم صوفی غلام احمد صاحب درویش قادیان کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

ہر دو رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محترم سیف خان صاحب کے تین ہی بیٹے ہیں جو خادم سلسلہ ہیں ...... (ادارہ)

کلکتہ میں ایک پبلک جلسہ میں وفات مسیح کا اعتراف

کچھ عرصہ سے کلکتہ شہر میں احمدیہ مسلم مشن کی سرگرمیوں میں شامل رکھا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر زور دیا جائے چنانچہ ایک منصوبہ بند طریق سے خاکسار معہ خدام مساجد میں پہنچ کر علماء کے ساتھ وفات مسیح سے متعلق مباحثات کرتے آرہے ہیں نیز ۲۲ر خدام نے رات بھر سینکڑوں بڑے بڑے پوسٹر جن میں وفات مسیح سے متعلق علماء کو مباحثہ کی دعوت عام دی گئی تھی لگائے گئے نیز کلکتہ سے نکلنے والا ماہانہ مکتوب احمدیہ بنگال میں بھی وفات مسیح پر انعامی چیلنج دیا گیا۔

الحمد للہ کہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۹۴ء کے روزنامہ مشرق میں ایک پبلک جلسہ کی رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں پرنس انجم قدر چیئرمین واجد علی شاہ ٹرسٹ نے اپنے افتتاحی خطاب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رحلت کا اعلان کر دیا ہے اور اسی جلسہ میں ہندی مصنف اور ہنر کار جتندر دھر نے کہا کہ ہندو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے اوتاروں میں شمار کرتے ہیں اور ایک خیال کے مطابق ان کی سمادھی یا مزار کشمیر میں ہے۔

بہر صورت وہ اعلان جو حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے قرآن و احادیث سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا کیا تھا دانشوروں نے اس نظریہ کو قبول کرنا شروع کر دیا ہے اور پبلک جلسوں میں ایسے اعلانات احمدیت کی فتح ہے۔

(حمید الدین شمس مبلغ انچارج بنگال و آسام)

اخبار مشرق کلکتہ رقمطراز ہے

"پرنس انجم قدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں واضح کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چار اولوالعزم پیغمبران اسلام میں سے ایک تھے۔ اگر عیسیٰ مسیح کو ان کی تعلیمات کے برعکس اور ان کی رحلت کے دو سو سال کے بعد کچھ لوگوں نے خدا یا خدا کا بیٹا بنا لیا تو یہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ مسلمان ایک صاحب کتاب پیغمبر و پیغمبر اسلام کو فراموش کر دیں"۔

اسی طرح ایک صحافی ......

ہندی مصنف اور پترکار شری جتندر دھر نے کہا کہ حضرت عیسیٰ کو ہندو بھی اپنے اوتاروں میں شمار کرتے ہیں اور ایک خیال کے مطابق ان کی سمادھی یا مزار کشمیر میں ہے مقبول شاعر انور حسین انجم نے کہا کہ حضرت پیغمبر آخر الزماں کی بشارت اور پیشین گوئی ہر سابق پیغمبر نے کی اور انجیل میں بھی موجود ہے۔

(روزنامہ مشرق کلکتہ ۹۴-۱۲-۳۱)

ضروری تصحیح

بدر مطبوعہ ۲۶ر جنوری کے صفحہ ۱۵ پر "رمضان المبارک کی برکات و فضائل" کے عنوان سے شائع شدہ مضمون کے کالم ۱-۲ نیچے سے تیسری لائن میں لفظ "نا" سہواً لکھنے سے رہ گیا ہے اصل عبارت یوں بنتی ہے "بغیر سحری کے روزہ رکھ لینا نامناسب ہے"۔ اسی طرح نیچے سے پانچویں لائن میں نیت لفظ چھوٹ گیا ہے عبارت یوں بنتی ہے "اسلئے کہ روزہ کیلئے نیت بہت ضروری ہے۔ قارئین اس کی درستی فرمالیں۔ (ادارہ)

وہ احمدی ہوگا

یہ نظم جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۴ء کے آخری اجلاس میں پڑھی گئی ـــــ !!

زبان پر کلمہ ہے توحید کا، وہ احمدی ہوگا
محمدؐ کے لئے کافر ہُوا، وہ احمدی ہوگا

خدائے لم یزل سے وحدہٗ کی روشنی پائی
جو شیدائی ہُوا توحید کا، وہ احمدی ہوگا

منڈروں پر چوٹیوں نے جس کے قدموں کو تھاما ہے
اذاں جس کی ہوئی وقت آشنا، وہ احمدی ہوگا

مزیّن جس کی مسجد کلمۂ طیب سے ہے ہر دم
تفکر دل سے ہو آیات کا، وہ احمدی ہوگا

کیا سارے جہاں کو نور سے اسلام کے روشن
اذیت میں سکوں پاتا رہا، وہ احمدی ہوگا

گلے کا ہار جس نے کلمۂ حق کو بنایا ہے
اور اِس الزام پر قیدی بنا، وہ احمدی ہوگا

ستاروں سے پرے بھی رازِ فطرت جس نے پائے ہیں
زمانہ جس کا ہے صبر آزما، وہ احمدی ہوگا

تلاوت جس کے گھر میں ہوگی صبح و شام قرآں کی
وہ رونق جس کی ہوگی اِتقاء، وہ احمدی ہوگا

سلامت تم رہو، رو کا گیا ایسی دعاؤں سے
مگر دل سے ہے مصروفِ دُعا، وہ احمدی ہوگا

کبھی وہ چاند راتوں کا، کبھی سُورج وہ صبحوں کا
نظر میں روشنی بن کر چھُپا، وہ احمدی ہوگا

بہتّر جس کو اپنے دائرے سے دُور پھینکے ہیں!
اور اِلّا واحدۃً ثابت ہُوا، وہ احمدی ہوگا

لہو بن کر حفاظت جس کے تلواروں نے تھامے ہیں
سُرخروئی سے سر اُونچا کیا، وہ احمدی ہوگا

ہوئی معدُوم نفرت اور عداوت جس کے دم سے یُوں
محبت کا چمن پھُولا پھلا، وہ احمدی ہوگا

وہ صابر ہے، بہادر ہے، مُحب ہے اپنے دُشمن کا
سُنے گالی مگر دیدے دُعا، وہ احمدی ہوگا

خدا مسجُود، پیغمبر محمّد، رہنما قرآں
یہ حُلیہ جس کا ناظرؔ نے لکھا، وہ احمدی ہوگا

(غلام نبی ناظر باری پورہ کشمیر)

نوٹ:- یہ نظم بدر کے ۱۲/۵ جنوری میں بھی شائع ہو چکی ہے طباعت کی بعض خرابیوں کے سبب دوبارہ شائع کی جاتی ہے۔
(ایڈیٹر)

خلاصہ خطبۂ جمعہ ...... بقیہ صفحہ (اول)

طور پر چھ سات ہزار نمازی نماز پڑھ سکیں۔ لیکن فی الحال میں نہیں سمجھتا کہ سر دست آپ کے اندر اتنی استطاعت ہے کہ چھ سات ہزار نمازیوں کے لئے مسجد تعمیر کر سکیں مگر ایسی مسجد کی بنیاد ڈالنا ضروری ہے جس میں یہ سہولتیں مُہیا ہوں کہ آئندہ حسب ضرورت و حسب توفیق اس کی توسیع ہوتی جائے اور مسجد کے عمومی نقشے پر بُرا اثر بھی نہ پڑے۔ اور آئندہ کم از کم دس پندرہ ہزار نمازیوں کے لئے مسجد کو توسیع دی جاسکے۔ اس پہلو سے مَیں سمجھتا ہوں کہ سر دست مَیں نے یہاں کی مرکزی مسجد کے لئے پانچ ملین پاؤنڈ کا تخمینہ لگایا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میرا شروع سے دستور چلا آرہا ہے کہ ہر وہ وسیع تحریک جو مَیں جماعت کے سامنے رکھتا ہوں اس کا سوواں حصہ اللہ کے فضل سے مَیں اپنی طرف سے پیش کرتا ہوں۔ لیکن اس سے پہلے مَیں امیر صاحب (برطانیہ) کی طرف سے دس ہزار پاؤنڈ کا وعدہ لکھوا رہا ہوں تاکہ ان کا پہلا نمبر رہے۔ اور پچاس ہزار پاؤنڈ کا وعدہ مَیں اپنی طرف سے اور اپنے اہلِ خاندان کی طرف سے لکھوا رہا ہوں۔ حضور نے فرمایا اس کی ادائیگی کے لئے پانچ سال کا عرصہ میرے ذہن میں ہے۔ اللہ کرے کہ سب وعدہ کرنے والے پانچ سال میں اپنے وعدے پورے کر دیں۔ حضور نے فرمایا ۵ ملین یعنی ۵۰ لاکھ پاؤنڈ اگر ۵ سال میں پورے نہ ہوں تو اس تحریک کو دس سال میں بھی بڑھایا جاسکتا ہے۔ حضور نے فرمایا اس وقت مَیں پانچ ملین کی تحریک جماعت انگلستان کی مرکزی مسجد کیلئے کرتا ہوں۔ اس دُعا اور نیت کے ساتھ کہ لازماً یہ انگلستان کی ایک وسیع ترین مسجد ہوگی۔ حضور نے فرمایا مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ مسجد یورپ کی بڑی مسجد ہو جائے تو یہ بھی کوئی بعید بات نہیں۔ حضور نے فرمایا اس بات سے یورپ کی باقی جماعتوں کو بھی وسیع ترین مساجد کی تعمیر کی تحریک ہوگی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مُسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر تمام دُنیا کی جماعتوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اب وقت ہے کہ اگر ہم عبادتوں کی طرف توجہ کر رہے ہیں تو عبادت گاہوں کی طرف بھی توجہ کریں۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا بعض علوم میرا خدا آسمان سے میرے دل پر اُتارتا ہے۔ وہ خالصۃً میرے اللہ نے مجھے سکھلائے ہیں۔ اور اس کی بے شمار مثالیں میرے ذہن میں ہیں۔ بعض دفعہ خطبے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں جبکہ ذہن بالکل خالی ہوتا ہے کہ اچانک جیسے چابی سے کوئی دروازہ کھول دیتا ہے اللہ مجھ پر علوم نازل فرماتا ہے۔ اور بعض دفعہ رؤیا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بڑے بڑے دلچسپ اور لطیف مضامین کھولتا ہے۔ حضور نے فرمایا اتوار اور پیر کی رات کو مَیں نے ایک رؤیا دیکھا اور وہ رؤیا علوم کا ایک دروازہ کھولنے والی رؤیا ہے۔ آناً فاناً بہت سے علوم روشن کئے گئے۔ حضور نے فرمایا چونکہ اب وقت کم ہے اس لئے آئندہ کبھی اس رؤیا کا ذکر کروں گا۔

خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے سُورۃ القدر کی تلاوت فرمائی اور لیلۃ القدر کی پُر معارف اور بصیرت افروز تفسیر فرمائی۔ حضور نے آخر میں فرمایا کہ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہمیں ایسی لیلۃ القدر نصیب ہو کہ اپنی راتوں کو بھی صُبح میں تبدیل کر دیں اور اِس دُنیا کی راتوں کو بھی صُبح میں تبدیل کر دیں۔

—×—

FOR
DOLOD SUPREME
CTC TEA IN 100 GMS & 200 GMS POUCHES
Contact:- TAAS & CO.
P-48, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.
PHONES :- 263287, 279302.

C.K.ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES.
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM-679339.
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرّحیم
جیولرز
پروپرائیٹر:- سیّد شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:- خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد
کراچی۔ فون:- ۶۲۹۴۴۲

طالبِ دُعا:- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
SPECIALIST IN:- LEATHER BELTS, LEATHER LADIES AND GENTS BAG, JACKETS, WALLETS ETC.
19 A, JAWAHARLAL NAHRU ROAD,
CALCUTTA – 700081.

مرکزی وفد تحریک جدید کا نیپال، بھوٹان اور سکّم کا دورہ!

۴۹۳ نئی بیعتیں ۔ وزیر اعظم نیپال سے ملاقات

از مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان

نیپال ۔ بھوٹان اور سکّم میں ہو رہے تبلیغی ورتربیتی کاموں کا جائزہ لینے اور بیعتوں کے ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے محترم مولانا جلال الدین صاحب نیّر صدر مجلس تحریک جدید و ناظر بیت المال آمد اور خاکسار پر مشتمل مرکزی وفد یہاں سے ۲۲ جنوری ۹۵ء کو روانہ ہو کر ۲۴ جنوری کو بخیریت نیپال پہنچا ۔ نیپال کے بارڈر پر وہاں کے ایک غیر مسلم دوست شری مترا جی نے ہمارا پُرتپاک استقبال اپنی روایات کے مطابق کیا ۔ اس کے بعد ہم پرسونی گاؤں پہنچے جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳۰۰ سے زائد احمدی افراد موجود ہیں ۔ یہاں کے صدر جماعت مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب، مبلّغ انچارج مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر اور دوسرے معلّمین مکرم سیّد فضل باری صاحب ۔ مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب ۔ اور متعلّمین و طلباء نے ہمارا استقبال کیا ۔ نمازوں اور رات کے کھانے کے بعد رات کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا تھا ۔ ارد گرد کے گاؤں کے افراد کثیر تعداد میں تشریف لائے تھے ۔ اور خواتین بھی موجود تھیں ۔ یہ جلسہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر صدر مجلس تحریک جدید و ناظر بیت المال آمد کی صدارت میں منعقد ہُوا ۔ تلاوت اور نظم کے بعد تقاریر ہوئیں ۔ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلّغ سلسلہ اور خاکسار نے بزبان ہندی تقاریر کیں ۔ نیپالی اور ہندی زبانیں آپس میں ملتی جلتی ہیں ۔ اسی طرح مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب اور شری مترا جی نے بھی تقاریر کیں ۔ اور آخر پر مکرم صدر صاحب جلسہ نے تقریر کی ۔ اور جماعت کے مالی نظام کو سیّدنا حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں سامعین پر واضح کیا ۔ الحمد للہ ہمارا یہ پروگرام بہت کامیاب رہا ۔ اور اس کے بعد بیعتوں کا سلسلہ شروع ہُوا ۔ لوگ مع اپنے خاندان کے افراد کے بیعت کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے لگے ۔ اور اس طرح وہاں پر گاؤں جھوآں بھیڑیا میں سشہروا کے افراد نے کُل مِلا کر ۳۹۵ کی تعداد میں بیعت کی ۔ اور باقاعدہ دستخط کر کے اپنے ناموں کی فہرست پیش کی ۔ پرسونی گاؤں میں سیّدنا حضور انور نے ایک سکول کی منظوری عطا فرمائی ہے ۔ اس کی بلڈنگ زیر تکمیل ہے ۔ ڈش انٹینا موجود ہے ۔ اس گاؤں میں بجلی ہے ۔ نیپال کے بعض گاؤں میں ابھی بجلی نہیں پہنچی ہے ۔ لیکن جہاں بجلی ہے وہاں بجلی باقاعدگی کے ساتھ آتی ہے ۔

پرسونی سے اگلے روز ہم سن برسہ ۔ گدیانی لکوٹی جھونیا گاؤں میں جیپ پر پہنچے ۔ شہروں کے راستے تو بہت عمدہ ہیں لیکن گاؤں کے راستے بڑے دشوار گذار ہیں ۔ اس لئے جیپ سے جانا ہی مناسب ہے ۔ ان جگہوں پر تعینات ہمارے معلّمین کرام نے ہمارا استقبال کیا ۔ اور تواضع کا انتظام بھی کیا ۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہتر جزا دے آمین ۔ لکوٹی جھونیا میں دو لاما افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے جو میٹرک پاس ہیں انہوں نے قادیان مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو کر مبلّغ سلسلہ بننے کی خواہش کا اظہار کیا ہے ۔

ان جگہوں کے دورہ کے بعد ہم دیوریانہ گاؤں پہنچے ۔ ہمارے ساتھ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلّغ سلسلہ نیپال اور مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب صدر جماعت پرسونی بھی تھے ۔ اور ساتھ ڈیوٹی دینے والے معلّمین اور خدام بھی تھے ۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف بطور ہیلتھ انسپکٹر ان علاقوں میں سالہا سال تک اپنی خدمات سرانجام دے چکے ہیں اور بہت مقبول ہیں ۔ آپ کے ساتھ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر نے کافی محنت سے ان جگہوں کا سروے کیا ہُوا تھا ۔ اور بعض افراد کو قادیان بھی لیجایا جا چکا تھا ۔ غرضیکہ ہمارے دیوریانہ پہنچنے پر وہاں کے مکرم لیاقت علی صاحب نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہمیں خوش آمدید کہا ۔ گفتگو کے بعد اُن کے مکان کے بالائی حصّہ میں بیٹھ کر تبلیغی گفتگو ہُوئی اور پھر بیعت کا سلسلہ شروع ہُوا ۔ یہاں پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کُل ۳۹۷ ۔ افراد حلقہ بگوشِ احمدیت ہوئے ۔ الحمد للہ ۔ ان افراد نے اپنے بچوں کی احمدی معلّمین کے ذریعہ دینی تعلیم و تربیت کئے جانے کی درخواست کی ۔

مورخہ ۲۸ جنوری کو ہم مدیلوا گاؤں پہنچے جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال سارے کا سارا احمدیت کی آغوش میں آ چکا ہے ۔ اس گاؤں میں بجلی نہیں ہے ۔ ہم اپنا جنریٹر پرسونی سے ساتھ لے کر گئے تھے ۔ تاہم رات کو لیمپ اور گیس لے کر گاؤں کے احمدیوں نے ہمارا پُرجوش استقبال کیا ۔ اور چائے مٹھائی سے تواضع کی ۔ معلّمین کرام نے بہت اچھا انتظام کیا ہُوا تھا ۔ گاؤں کے عہدہ داران جماعت ہماری مہمان نوازی میں ہمہ تن مصروف تھے ۔

یہاں پر بھی رات کے وقت جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا ۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر نے صدارت کی اور مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر ۔ مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں ۔ پیارے بچوں نے جماعتی نظمیں سُنائیں اور نعرے لگا کر ایک روحانی ماحول پیدا کر دیا تھا ۔ اپنوں کے علاوہ غیر از جماعت بھی وہاں آئے ہوئے تھے اور نیپالی پولیس بھی ڈیوٹی پر موجود تھی ۔ آخر پر مکرم صدر جلسہ نے اپنی تقریر میں سبھی افراد کا شکریہ ادا کیا ۔ اور بچوں کو انعام تقسیم کئے ۔ اس گاؤں میں بھی ہمارا مدرسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے قائم ہے ۔ ڈش کا انتظام کیا جا رہا ہے ۔ اور مسجد تو بنی بنائی پورا گاؤں احمدی ہونے کی وجہ سے مل گئی ہے ۔ روشنی کے لئے جنریٹر لگائے جانے کا فیصلہ ہُوا ہے ۔

اس کے بعد ہمارا یہ وفد نیپال کے دار الخلافہ کاٹھمنڈو پہنچا ۔ یہاں مکرم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب خالد نیپالی مبلّغ سلسلہ موجود تھے ۔ آپ کے ساتھ مل کر وفد نے نیپال کے **وزیر اعظم** شری منموہن ادھیکاری جی سے ۳۰ جنوری کو اُن کی رہائش گاہ پر ملاقات کی ۔ اس موقع پر انہیں نیپالی زبان کا لٹریچر پیش کیا گیا انہوں نے جماعت کے رفاہی کاموں کو جو نیپال میں کئے جا رہے ہیں سراہا اور مزید جاری رکھنے کی خواہش کا اظہار کیا ۔ انہوں نے بتایا کہ وہ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب مرحوم کو اچھی طرح جانتے ہیں ۔ اسی طرح حضور انور کے کاٹھمنڈو تشریف لانے پر ملاقات کی خواہش کا اظہار بھی کیا ۔ تصاویر لی گئیں ۔ اور باہر دروازہ تک چھوڑنے آئے ۔ مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب اور مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر بھی وفد میں شامل تھے ۔

اگلے روز مکرم مولوی نیّر صاحب اور خاکسار گورکھا شہر پہنچے ۔ جہاں مکرم مولوی سیّد فضل باری صاحب مبلّغ سلسلہ سے ملاقات ہوئی ۔ اور زیر تبلیغ دوستوں سے مل کر انہیں تبلیغ کی گئی ۔ اس جگہ ایک دوست مکرم سنجے اوشکا صاحب (سعید احمد) جو M.A. Ph.D. ہیں بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں ۔ گورکھا پہاڑی علاقہ ہے ۔

گورکھا سے پھر ہم دھبی پہنچے ۔ جہاں مکرم مولوی ایوب علی صاحب بطور مبلّغ سلسلہ اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ۔ ہمارے ایک روز قیام کے دوران دُور دراز کے علاقوں سے احمدی اور زیر تبلیغ افراد ملنے آئے ۔ دھبی سے ہم بنگال کے انڈیا بارڈر سے کراس کر کے بھوٹان کے سرحدی شہر انڈیا سائیڈ کے گاؤں پہنچے جہاں ہمارا مشن ہاؤس اور مسجد موجود ہے ۔ مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد اور مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب طاہر اور معلّمین کرام سے ملاقات ہوئی ۔ ہماری موجودگی میں ایک بیعت ہوئی ۔ بھوٹان کے اندر ۵ کلومیٹر سے آگے عام طور پر جانے کی اجازت نہیں ہے ۔ اس مُلک میں TV BAN ہے ۔ بھوٹان کے ایک باشندے قبل ازیں بیعت کر کے مشرف باحمدیت ہو چکے ہیں اور تبلیغ کے نئے نئے راستے تلاش کئے جا رہے ہیں ۔ اس سال ۶ بیعتیں سرحدی علاقہ سے ملی ہیں ۔

بھوٹان کے بعد ہم اپنے دورہ کے آخری مرحلہ پر سکّم پہنچے جو ہندوستان کا صوبہ ہے ۔ یہاں کے افراد کی بود و باش اور وضع قطع نیپال اور بھوٹان کے لوگوں سے مشابہ ہے ۔ مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیّر مبلّغ سلسلہ، مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعت و دوسرے احمدی احباب سے ملاقات کی گئی ۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں ۱۲ نئی بیعتیں ملی ہیں ۔

یہاں سے مرکزی وفد لوٹ کر مورخہ ۱۲ فروری کو بفضلہ تعالیٰ بخیریت دار الامان پہنچ گیا ۔ احباب جماعت سے اس دورہ کے بہترین نتائج حاصل ہونے کے لئے خصوصی دُعا کی درخواست ہے ۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا
اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.